ترجمہ
مطبع منشی نولکشور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد سب طرحکی واسطے اوس پروردگار کے ہے اور ثنا ہر قسم کی واسطے اوس
رب الارباب کے کہ کوئی اوسکی ثنا کے لائق نہین ہے جس جناب عالی مین پیغمبر جیسے شخص نے
صلی اللہ علیہ وسلم عجز بیان کیا ہو کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک
یعنی نہین مجھ سے ہرگز ہو سکی ثنا تیری تو ویسا ہے جیسے تو نے اپنی ثنا
فرمائی ہے پس ہماری حمد و ثنا بھی یہ ہے کہ اوسکو اپنا پروردگار جانیے اور اپنے تئین بندہ سمجھے
اور بموجب فرمانے اوسکے بقدر طاقت کے اطاعت و عبادت بجا لائین اور امیدوار
فضل کے رہین اور درود بے نہایت و صلوات بے غایت اوپر اوس پیغمبر عالی مرتبہ کے ہے
کہ نعت اوسکی مانند حمد پروردگار کی حوصلہ بشر سے باہر ہے کہ بلندی شان اوسکی سبب سے
اوپر ظاہر ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من اطاعہ فقد اطاع اللہ جسنے فرمانبرداری
اوسکی کی اوسنے تحقیق فرمان برداری اللہ کی کی پس حمد کرنا اللہ سبحانہ تعالی کا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو سزاوار ہے اور اوسکی نعت کے قابل پروردگار ہے اللہم صل علی

محمد و علی آل محمد و اصحابہ و اولادہ و ذریتہ و تبعہ و تبع تابعیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
اما بعد فقیر سراپا تقصیر میر علی بن حافظ محمد علی رضوی المتخلص با میر بخشی اللہ تعالی
اوسکو اور اوسکے اسلاف اور اخلاف کو جناب مین زمرۂ مومنین سکے اور گروہ
مسلمین کے التماس رکھتا ہے کہ جب انسان بالغ ہوتا ہے اوسی وقت اوسپر
ایمان فرض ہو جاتا ہے اور اعتقاد لازم پس اعتقاد بغیر سمجھے کے ثابت نہین ہوتا
تو ہر ہر مسلمان کو فرض ہے کہ اپنی اولاد کو قواعد ایمان کی تعلیم کرین تا ایمان اونکا
پورا ہووے فقط لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہین ہوتا تا معنی حقیقت ایمان
کے بجانے بعضے کافر بھی کلمہ پڑھ لیتے ہین تو اونکو کیا فائدہ اس بات مین حضرت
شیخ عبد الحق دہلوی نے رحمتہ اللہ علیہ رسالہ تکمیل ایمان بہت خوب اور صاف
اہل سنت جماعت کے عقائد مین جو لکھا ہے نہایت مفید ہے اور بہت ہی
انصاف سے لکھا ہے مگر وہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اوسکو البتہ پڑھا ہوا شخص ہی
سو سمجھے قابل آدمیونکے کام کا ہے مین نے اوسمین سے جو جو مناسب حال عوام
کے تھا خلاصہ مطلب اوسکا اردو زبان مین نظم کر کے تحفۃ المسلمین نام رکھا تھا
تا اہل زبان کو اوسکا فائدہ حاصل ہو اور ہر کوئی اپنے لڑکون کو اور عورتون کو سکھاوے
کہ عقاید سے ہزارون شخص غافل ہین اور علم بیکار سیکھتے ہین جو فرض ہے اوسکی
کچھ فکر نہین کرتے وہ رسالہ کہ منظوم تھا اوسکو بھی بعضے بعضے دوستون نے کہا کہ
شعر اسمین ایک دقت باقی ہے کہ اسناد ضرور ہے پڑھنا نظم کا اکثر عوام کو دشوار ہے
اور کوئی کوئی لفظ قافیہ کے واسطے ایسا بھی آگیا ہے کہ اوسکے معنی سبکو معلوم
نہین ہوتے چاہیئے کہ اوسے نثر کرو تا نہایت مرتبہ مین سہل ہو جاوے تو نظر فائدہ
عام پر رکھکے بموجب درخواست اون دوستون کے اوس رسالہ کو نثر کیا جاتا ہے
امید جناب اکرم الاکرمین سے قوی ہے کہ ثواب سے نیت کے محروم نفرماوے اور اس
نوشتہ کو مقبول اپنے بندون کا کرے کہ ذریعہ سعادت آخرت کا ہووے
توفیق ہر چیز کی اللہ تعالی کی جناب سے ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس رسالہ کا نام سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان رکھا گیا ہے
وہ جو اصل عربی تکمیل الایمان کی ہے اوسے اول مطلب پر لکھکے اوسکے نیچے اردو
زبان لکھی گئی تاکہ سند ہووے اور اگر کسیکو توفیق اللہ تعالے دیوے تو اوسے
یاد کرے حقائق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شے کی ثابت ہے کہ آگ آگ
اور پانی پانی ہے اپنی ذات مین آگ کو اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے اور اوسمین گرمی
رکھدی پانی پیدا کیا اوسمین سردی رکھی مذہب فلاسفہ کا جھوٹھا اور غلط ہے کہ وہ کہتے
ہین ہر چیز کو جیسا اپنے نزدیک لوگون نے ٹھہرالیا ہے وہ اوس سے ویسا ہی
کام کرتی ہے اوسکی اصل مین نہین جیسے لوگون نے آگ کو اپنے خیال مین گرم
مقرر کرلیا ہے اسواسطے وہ جلاتی ہے اور پانی کو ٹھنڈا جانلیا ہے وہ ٹھنڈک
دیتا ہے انکی اصل مین نہ گرمی ہے نہ سردی ہے اور بعضے مذہب والے اپنے
نزدیک سب چیز مین شک کرتے ہین کہتے ہین یہ ہے یا نہین فقط وہم اور خیال ہے یہ
دونون مذہب باطل ہین ہر چیز اپنی ذات مین موجود ہے اور اللہ تعالے نے جسکو جیسا
چاہا ویسا خواص دیا والعالم حادث سارا جہان نیا پیدا ہوا ہے کہ پہلے بغیر ذات
پاک اللہ تعالے کے کوئی چیز نہ تھی پھر پیدا کی گئی حدیث شریف ہے کہ کان اللہ ولم یکن
معہ شیء کہ تھا اللہ تعالے اور نہ تھی اوسکے ساتھہ کوئی چیز پس ذات اللہ تعالے
کی قدیم ہے اور جو کچھہ ہے وہ سب نو پیدا ہے اور حادث ہے عالم کا نیا ہونا ظاہر ہے
کہ دن رات اوسمین تبدیل ہوتا ہے ایک حال پر ہرگز نہین رہتا پس معلوم ہوا کہ عالم
نیا ہے وھو قابل للفناء اور وہ عالم فانی ہونے والا ہے چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے
کہ کل شیء ہالک الا وجہہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات مقدس اللہ سبحانہ کی کہ
وہ ہی باقی ہے جو پیدا ہوا وہ فانی ہونے والا ہے جسنے پیدا کیا وہ باقی رہیگا ایک شان
فنا کی سب پر ہوجاوے گی کیا جنت اور دوزخ کیا حور و قصور کیا آسمان اور زمین کیا جن اور ملک
سب فانی ہوجاوینگی اگرچہ ایک لمحہ برابر ہوں یہ فنا ہوکر پھر جو پیدا ہونگے پھر فنا نہین ہونیکے
ہمیشہ ابد الآباد باقی رہینگے وله صانع یعنے اس عالم کا ایک بنانے والا ہے

کسواسطے کہ جو چیز نہ تھی اور وہ پھر ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا کرنے والا ہے کہ اگر کرنے والا نہوتا تو یہ کہان سے ہوتی قدیم اور یہ بنانے والا قدیم ہے کہ اگر قدیم نہوتا تو نیا ہوتا جب نیا ہوتا تو وہ بھی سارے عالم کی طرح سے ہوتا واجب الوجود واجب اور ضرور ہے ہونا اوسکا واجب الوجود اوسے کہتے ہین کہ وہ اپنی ذات سے قایم ہووے دوسرے کسیکا محتاج نہو کہ اللہ تعالے کی ذات پاک خود بخود نہوتی تو چاہیئے کہ کسو کے سبب سے ہوتی جب کسو کے سبب سے ہوتی تو محتاج غیر کی ہوتی جو کوئی محتاج غیر کا ہو وہ قابل خدائی کے کیونکر ہو تو معلوم ہوا حق سبحانہ تعالی اپنی ذات سے بغیر سبب دوسرے کے موجود ہے واحد یعنے اکیلا ہے کہ کوئی اوسکا نہ شریک ہے اور نہ حصہ دار نہ کوئی اوسکا دور والا نہ نزدیک والا نہ اوسے کسو نے جانا اوسنے کسیکو جنا اگر قول نصاری کا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم کو جورو کہتے ہین نعوذ باللہ منہا کفر صریح ہے کہ جنا اور جنانا شہوت سے متعلق ہے وہ خاصہ مخلوقات کا ہے ذات اللہ تعالی کی ان باتون سے بالکل بری اور پاک ہے حیّ زندہ ہے اگر زندہ نہوتا تو مردہ ہوتا پس مردہ ناکارہ محض ہے خدائی کے قابل کاہے کو ہے اور زندہ کنندہ ہے کہ حیات سب کی اوسی کے سبب سے ہے قادر قدرت والا ہے اگر قدرت والا نہوتا تو ضعیف ہوتا ضعیف خود محتاج ہے ایسا قادر ہے کہ کسیکا محتاج نہین جو چاہے سو کر سکے عالم جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین جو ہوئی اور جو ہوگی ازل سے ابد تک جو اوسے معلوم ہے ہر ایک کی سعادت اور شقاوت کفر اور اسلام اوسکے علم قدیم مین تھا اور ہے کہ واللہ علی کل شئ علیم فرمایا ہے مرید ارادے والا ہے جو کچھ کرتا ہے سو اپنی خواہش سے اور رجاحت سے نہ کسو کے تقاضے سے اور وہ سے کہ اگر نکریگا تو کوئی اوسے ملامت کریگا متکلم کلام کرنے والا ہے کہ اگر گونگا ہوتا تو حکم احکام امر اور نہی کیونکر کرتا قرآن شریف وغیرہ کتابین سب کلام اوسی کا اور ان کتابون کو قدیم جاننا چاہیئے کہ کلام صفت ہے اللہ تعالے کی اور سب صفتین اوسکی قدیم ہین

سَمِیعٌ بَصِیْرٌ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ایسا سننے والا ہے کہ خطرہ دل کا
بے حرف و صوت کے سن لیتا ہے حاجت لب اور زبان ہلانے کی نہین دیکھنے والا
ایسا ہے کہ اگر ساتوین زمین کے نیچے اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی چلے
تو وہ بھی اوسکی نظر سے باہر نہووے اگرچہ سب صفتین اوس ذات مقدس
مین نہ ہوتین تو بندون مین کہان سے آتین مگر صفات کو آدمی کے اور اللہ تعالے
کے کچھ نسبت نہین اور ان صفتون کو انپر قیاس نکیا چاہیئے عقل کو دخل نہ دیا چاہیئے
صِفَاتُہٗ قَدِیْمَۃٌ صفتین حق سبحانہ تعالے کی قدیم ہین جیسے ذات قدیم ہے کہ
کوئی چیز موجود نہوئی تھی اور اللہ تعالے کی ذات موجود تھی اسیطرح سے وہ
صفتین ذات کے ساتھ موجود تھین وَلَا یَقُوْمُ بِذَاتِہٖ حَوَادِثُ ذات واجب الوجود
مین ہرگز گھٹتی بڑھتی نہین ہوتا اور تغیر تبدیل نہین ہوتا مثلاً جاہل عالم ہوجاوے یا
بینا نابینا ہوجاوے یہ تغیر اور تبدیل نسبت[illegible] ان مین ہوتا ہے اللہ تعالے
کی ذات جیسی تھی ویسی ہے اور ویسی ہی رہیگی خوشی اور غمی کبھی وہان دخل نہین
اور بیماری کا خلل نہین لَا جِسْمٌ وَلَا جَوْہَرٌ نہ بدن ہے اوسکے جیسے آدمیون کو
یا فرشتون کو ہوتا ہے کہ رنگ ہووے یا نظر آوے نہ ہے جیسے عقل
یا نفس وغیرہ نہ اوسکو کوئی قائم ہے نہ وہ کسو پر قائم ہے لَا مُصَوَّرٌ وَلَا مُرَکَّبٌ
نہ وہ تصویر کیا گیا ہے کہ اوسکے مثال یا شبیہ ہووے نہ وہ چار چیز سے ملا ہے
ایک چیز کا بنا ہے وَلَا مَعْدُوْدٌ وَلَا مَحْدُوْدٌ نہ وہ گنا جاتا ہے نہ اوسکی حد
باندھی جاتی ہے کہ اونچی اور موٹی لنبائی اور چوڑائی جسم پر موقوف ہے وَلَا
فِیْ جِہَۃٍ وَلَا فِیْ مَکَانٍ وَلَا فِیْ زَمَانٍ پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے
نہ کسو مکان مین ہے نہ کسو وقت مین ہے اللہ تعالے کو ایک طرف مقرر کر کے
سمجھنا چاہیئے کہ آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا زمین پر یا اونچے نیچے پر ہے یا آگے
پیچھے کہ جس وقت طرف اور مکان اور زمان نتھا اوس وقت اوسکی ذات تھی
جسنے ان چیزون کو پیدا کیا ہو وہ آپ ان مین کیونکر آوے اوسکو ہر جا موجود

جاننا چاہیئے بلا جہت لَا مِثْلَ لَهُ وَلَا شَبَهَ لَهُ نہ اوسکی ذات کے مانند ہے
کوئی نہ اوسکی صفات کی مانند ہے لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ نہ اوس خداوند کا کوئی ضد
ہے کہ اوسکی جنس سے ہووے جیسے آدمی کی ضد آدمی ہوتا ہے نہ ند ہے
اوسکا یعنے خلاف جنس اوسکا ہو جیسے آدمی کے مخالف جن اسطرح کوئی اوسکا
نہ مخالف جنس سے ہے نہ مخالف غیر جنس سے ہے وَلَا مُعِیْنَ وَلَا ظَهِیْرَ نہ کوئی اوسکا
مددگار ہے نہ پشت پناہ ہے کہ کار و بار مین اوسکی مدد کرے وَلَا یَحِلُّ بِغَیْرِہٖ
وہ پروردگار عالم کسو سے حل نہین جاتا کہ جسم اسکا اور اوسکا ایک ہو جاوے
جیسے آب اور رنگ نہ کسو مین بیٹھ جاتا ہے جیسے شیشہ مین شربت یا سنگ مین
آتش اس سبب سے وہ تعالے منزہ ہے یہ سب خواص جسم کے ہین لیکن باوجود
اسکے اوسکو اپنے بندون سے بلکہ تمام ذرات عالم سے ایک نسبت معیت کی
ہے جیسے روح کو بدن سے ہوتی ہے کہ نہ روح بدن مین ملگئی ہے جیسے آب
اور رنگ اور نہ اوسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین شراب نہ اوس سے جدا ہے
کہ اگر بالکل جدا ہو تو یہ قیام جسم کا کسیطرح ہو مُتَّصِفٌ بِجَمِیْعِ الْکَمَالِ مُنَزَّہٌ
عَنْ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ جتنی صفتین کمال کی ہین اون سب سے
وہ موصوف ہے اور سب طرح کے نقصان سے ذات پاک اوسکی منزہ ہے
اور پاک ہے ہُوَ مَرْئِیٌّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وہ جو ان صفتون سے موصوف
ہے اور ان کمالون سے معروف ہے وہ دکھائی دینے والا ہے مومنون کو
قیامت کے دن اعتقاد چاہیئے کہ حق سبحانہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو
دیدار نصیب فرمائیگا جیسا اس جہان مین ذات پاک کو اوسکے بے کیف جانتے ہین ویسا ہی وہان
آخرت اوسکو بے کیف دیکھینگے آنکھون کو اللہ تعالی ایسی بصارت اپنی قدرت کاملہ سے دیگا
کہ انہین دیدار کی طاقت ہوگی مومنون کو وہ شان جمال کی ہوگی کہ جس سے دل اور جان کو سرور اور
راحت پیدا ہو اور کافرون پر جلال کی نگاہ ہوگی کہ جس سے دہشت اور وحشت دل مین اثر کرے مومنونکو
ہر دم راحت اور خوشی ہوگی کافرون کو خوف ہوگا اور دہشت ہوگی دیدار مین حضرت باری تعالی کے فرق

اور عورتین سب شریک ہین مگر شیاطین اور جن اس دولت سے محروم رہین گے اور بہشت
بھی جنون کو نہین ہے نہایت کار انکا یہ ہے کہ دوزخ سے نجات پاوین اسپر بھی
فضل اللہ کریم کا بڑا ہی چاہیئے تو ثواب بھی دے اور بہشت بھی نصیب کرے
بعضے کہتے ہین کہ عورتین بھی دولت دیدار سے محروم ہونگی کہ خیمون مین
ہونگی اللہ تعالے فرماتا ہے حور مقصورات فی الخیام لیکن اصل ہے کہ محققون نے
تحقیق کیا ہے کہ خیمے وہان کے ایسے نہونگے جیسے یہان کے ہوتے ہین کہ
حائل اور مانع ہووین فی الحقیقت کیونکر عقل تجویز کرے کہ مثل فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ عارفہ کاملہ ہین ایسی دولت سے
محروم رہین جب یہ دیدار عام ہووے گا اور ہر کوئی اپنی جزا سزا کو پہونچ جائیگا
تو بعد داخل ہونے بہشت کے وہان کے دیدار مین فرق ہے بعضے عارف
کامل ایسے ہونگے کہ دمبدم اس کرامت سے مخصوص ہونگے بعضے صبح و شام
بعضے بعد ہفتہ کے مثل روز جمعہ بعضے بعد سال کے مثل روز عید کے یہ شرف
پاوینگے دنیا مین دیدار حق سبحانہ کا ممکن نہین جو کوئی کہے کہ مین نے جاگتے مین اللہ
تعالے کو دیکھا وہ کافر ہے اوسے توبہ دینی چاہیئے مگر خواب مین البتہ
ہو سکتا ہے جنکے دل اودھر مائل ہین اونھین یہ بات ممکن ہے چنانچہ بعضے بزرگون
سے منقول ہے کہ جناب باری تعالے کو خواب مین دیکھا اور بات کی جو کوئی
اللہ تعالے کو عالم رویا مین دیکھے اوسکی تعبیر یہ ہے کہ بہشتی ہو اور غم اور
اندوہ سے پاک ہو دولت دیدار کی جاگتے مین اللہ تعالے نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب کی آپنے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج مین اللہ
کریم کو ان آنکھون سے دیکھا اور بات کی اور اولیاء اللہ کو جو دیدار ہے وہ دیدہ
قلب سے ہے بصر چشم نہین **خالق لجمیع الاشیاء مدبرھا و**
مقدرہا یعنے وہ ذات پاک جو جامع عالم ہے وہ پیدا کرنے والا ہے
ساری چیزون کا اور تدبیر کرنے والا ہے اوسکا اندازہ مقرر کرنے والا ہے

جو چیز پیدا کی اوسکے آغاز سے انجام تک سب اوسکی نظر مین تھا اور ہے جو کچھ کیا سو اپنی تدبیر سے اور ارادہ سے کسوکے زور سے اور ناچاری سے نہین کیا اور جو کیا ہے سو خوب اور اچھا ہی کیا بدی ہر چیز کی بہ نسبت کسب بندون کے ہے بہ نسبت خلق خالق کے بد نہین اور ہر چیز کا اوسنے اندازہ کیا ہے اور مقدار مقرر رکھی ہے چنانچہ جسکا رزق جتنا مقرر کیا ہے اوتنا ہی پہونچیگا اجل جسکی جب ٹھہرائی ہے تب ہی آویگی طاعت اور عصیان کفر اور ایمان سب اوسکے پیدا ہین جو جسکے واسطے ٹھہرایا ہے اوس سے وہی ہوویگا مگر طاعت پر اور ایمان پر راضی ہے عصیان اور کفر سے بیزار ہے طاعت اور ایمان اوسکی رضا سے ہے کفر اور عصیان اوسکے قضا سے ہے وَلَا یَجِبُ عَلَیْہِ شَیْءٌ اور اوس جناب پر کوئی شئی واجب نہین کہ نیک کو پیدا کرے اور بد کو نہ پیدا کرے یا طاعت پر خواہ مخواہ بہشت ہی دینا واجب ہے اور عصیان پر عذاب ہی کرنا لایق ہے مگر اوس کریم نے اپنے کرم سے مقرر فرمایا ہے کہ بدلا نیکی کا نیک دیوے اور بدی پر چاہے عذاب کرے چاہے نکرے وَلَا حَاکِمَ سِوَاہُ کوئی حاکم اوسکے سوا نہین ہے جو کہے کہ یہ کام کرنیکا تھا کیون نکیا یا یہ نکرنیکا تھا کیون کیا وَلَا غَرَضَ لِفِعْلِہٖ اوسکے کام غرض سے نہین ہین کہ جو کوئی غرضی ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے نیکی سے اوسے فائدہ نہین بدی سے اوسے نقصان نہین سب نیکی اور بدی بندون کی بندون ہی کے واسطے ہے مگر اوسکے کامون مین حکمت ہے سو وہ حکمت بھی بندون کے واسطے ہے اوسے حکمت سے بھی کچھ غرض نہین فَالْحَسَنُ مَا حَسَّنَہُ الشَّرْعُ وَالْقَبِیْحُ مَا قَبَّحَہُ الشَّرْعُ پس جب یہ بات ثابت ہوئی تو نیک وہ چیز ہے کہ جسے شرع نے نیک کیا یعنے اوسکا حکم فرمایا اور بد وہ ہے کہ جسے بد کیا یعنے اوس سے باز رہنا کہا نیک اور بد اوسکے پیدا ہین جسے کہا کرو اوسے کیا چاہئے اور اپنی راے کو دخل نہ دیا چاہئے وَ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃٌ ذَوُو اَجْنِحَۃٍ مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ اللہ تعالے کی مخلوقات مین فرشتے ہین یعنے ایسے ہین

دو بازو والے ہین بعضے تین والے اور بعضے چار والے اور اس سے زیادہ بھی
چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر ہین وہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہین نہ
اونمین عورت ہے نہ مرد نہ اونمین ورد ہے نہ غم نہ وہ جنتے ہین نہ جاتے ہین نوری
اونکا جسم ہے اور نور ہی اونکا لباس ہے جیسی صورت اپنی چاہین ویسی بنا دین
جہان چاہین وہان جا دین آسمان پر ہین اور زمین پر ہین بلکہ سارے عالم مین
ہر ایک اپنے اپنے کام سے لگا ہوا ہے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے
جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہین مِنْهُمْ جِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاِسْرَافِيلُ وَ
عِزْرَائِيلُ اون فرشتون مین چار سب سے بڑے فرشتے ہین اور عمدہ کامون
پر مقرر ہین جبرئیل وحی کے کام پر ہین سارے نبیون پر وحی لیجانا اونکا کام ہے
دوسرے میکائیل ہین رزق خلق کا اونکے قبضے مین اللہ تعالے نے دیا ہے اور
تیسرے اسرافیل صور لیے ہوے منتظر حکم کے ہین عزرائیل قبض روح کرتے
ہین آٹھ فرشتے اور ہین کہ انھین حملۂ عرش کہتے ہین عرش عظیم اون کے
کاندھون پر دھرا ہوا ہے شان اور عظمت اونکی قدرت حق ہے کہ جسم ایک
ایک کا اتنا بڑا ہے کہ کان کی لو سے کاندھے تلک ہر ایک کے دو سو برس
کی راہ ہے وَلِكُلٍّ مِنْهُمْ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے کہ وہ
اوس جگہ سے ایک اونگل ادھر ادھر نہین سرکتا جسمین جتنا اللہ تعالے نے
کمال رکھا ہے اوس سے زیادہ نہین ہوتا کم بھی نہین ہوتا نہ اونمین ترقی ہے
نہ شوق ہے یہ بات اللہ کریم نے آدمی ہی مین رکھی ہے کہ شوق ہے اور شوق ہے
کہ دم بدم ترقی کرتا ہے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ
وہ فرشتے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے جو اونھین حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے
ہین جسمین قہر الٰہی ہو وہ مہر نکرین بھلے برے سے کسو کے نہ ڈرین یہ جو ابلیس
نے نافرمانی کی وہ فرشتہ نتھا قوم جن الجان مین سے تھا بد اصل تھا اپنی
اصل پر گیا عبادت بہت کی تھی سو رتبہ پایا تھا وَلَهُ كِتَابٌ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُولِهِ

اوس پروردگار عالم کی کتابین کہ رسولون پر اپنے اوسنے بھیجین ہین ایک سو چار ہین
اور باقی کتنے ایک صحیفے ہین اون سب مین امر اور نہی اور احکام شرعی مذکور ہین
بعد احکام شرع کے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے اور ذکر شریف
سے اونکے بہرہ مند ہوئی ہین بیان صورت کا اور سیرت کا اور وقت نبوت کا مرقوم ہے
وہ سب کتابین کلام قدیم اللہ تعالے کا ہے منہا التورٰیۃ والانجیل و
الزبور والفرقان اون سب کتابون مین چار کتابین سب سے بڑی ہین توریت
حضرت موسیٰ پر آئی انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور داؤد پر نازل ہوئی قرآن
شریف محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین القا ہوا پہر ان چارون
مین قرآن عظیم سب سے اعلےٰ اور اولیٰ ہے ظاہر مین سب سے مختصر ہے لیکن سب مطلب
سے بھرا ہوا ہے جو جو اون سب مین تھا سو وہ سب ایک مین ہے بلکہ اوسنے
سے بہت زیادہ تر علوم ہین اون سب مین امتون نے تغییر تبدل کیئے اور اپنی
طرف سے کچھ کمی زیادتی بنائی اللہ تعالے نے ان باتون سے قرآن
شریف کو محفوظ رکھا ہے کہ خود حضرت حق سبحانہ تعالے اوسکا حافظ ہے چنانچہ
فرماتا ہے انا لہ لحافظون عمدہ وجہ فضل قرآن شریف کی وہ ہے کہ
جس ذات بابرکات پر نازل ہوا ہے وہ افضل رسل ہے جو کوئی قرآن کو حادث
کہے وہ کافر ہے بلکہ ساری کتابین اللہ تعالے کی اس حیثیت سے کہ کلام رب
ہے قدیم ہین اور سب کلام حق کے سب برحق ہین واسماءہ توقیفیۃ اور نام
اللہ تعالے کی شرع شریف پر موقوف ہین جو جو نام شرع مین از روے قرآن
کے اور حدیث کے ثابت ہوے ہین اونہین نامون سے اللہ تعالے کو
یاد کیا چاہیئے اپنی طرف سے کوئی نام نیا نہ بنانا چاہیئے نام اللہ تعالے کے
بہت سے ہین اونمین بعضے خلق کو معلوم ہوئے ہین اور بعضے نہین معلوم ہوے
٩٩ ننانوے نام سب سے زیادہ مشہور ہین کہ اونمین اللہ کریم نے یہ تاثیر رکھی ہے
کہ جو کوئی اونہین حفظ کرے وہ بہشتی ہووے اگرچہ اور بھی لکھے ہوے

شرع مین نام آئے ہین مگر یہ سب سے زیادہ بسبب اس فضیلت کے مشہور ہوئے
ہین اور کافرون کی زبان پر جو نام مقرر ہین اون نامون پر ہے یاد حق نہ کی
چاہیئے کہ خطرہ کفر کا ہے وَہُوَ خَالِقُ الْاَفْعَالِ الْعِبَادِ بِالْکُفْرِ وَالْمَعْصِیَۃِ
بِاِرَادَتِہٖ وَتَقْدِیْرِہٖ وَلَا یَرْضَاہُ جب ثابت ہوا کہ خالق سب شے کا وہی ہے
تو بندون کے فعلون کا بھی وہی خالق ہوا کفر اور معصیت بھی اوسکی پیدا کی ہوئی اور
دین اور ایمان بھی اوسکی مخلوق ٹھہرے پس جسکے واسطے جو مقدر کیا ہے اوسکا اوس سے
صادر ہونا بے شک ہے کہ کفر اور معصیت اوسی کے ارادے سے اور اوسی کے
مقدر سے ہین جو ہوا اور جو ہوگا وہ سب لوح محفوظ پر لکھا جا چکا ہے
بغیر مشیت اور خواہش اوس خالق کے کچھ ہو نہین سکتا جو اوسنے لکھا وہ امٹ
ہے جسکو بہشت کے واسطے بنایا وہ بہشتی ہے اور جسے دوزخ کے واسطے
پیدا کیا وہ دوزخی ہے باوجود اس تقدیر اور پیدایش کے اطاعت اور ایمان
سے راضی اور خوش ہے کفر اور معصیت سے ناراض ہے اور ناخوش اور
جس چیز کا حکم فرمایا وہ موجب رضا کا ہے جس سے منع کیا وہ سبب جزا کا اگرچہ
یہ سب تقدیر سے اوسی کے ہے باوجود اسکے کچھ ایک اختیار بندون کا بھی ہے
ایک ارادہ اونمین ہے کہ بسبب اوسکے یہ کام کرتا ہے مثلاً پہلے ہی جیمین
ایک شخص کے ایک بات آئی اوسپر اوس شخص نے ارادہ کیا بعد اوس ارادے
کے وہ کام ظاہر ہوا اگر پہلے ہی جیسے دل مین آیا تھا چاہتا تو اس کام کو چھوڑ دیتا
پس اسی ارادے پر عذاب اور ثواب مقرر ہے یہ مسئلہ قضا اور قدر کا
بہت نازک ہے اسکے درپے نہوا چاہیئے کہ اسکی بحث مین اکثر لوگ خراب
ہوگئے ہین اعتقاد کو اتنا ہی بس ہے کہ جو کچھ ہے سو اللہ کی پیدایش ہی ہے اور
اوسکی تقدیر سے ہے بغیر تقدیر کے کچھ خیر اور شر نہین ہوتا عذاب اور ثواب
بسبب اپنے ارادے کے ہے نسبت خلق کی اوسکی طرف ہے اور نسبت
کسب کی یعنے فعل کی بندے کی طرف اللہ تعالے مالک ہے جیسا

چاہتا ہے ویسا حکم کرتا ہے اور ہم سب اوسکی ملک ہین اپنے ملک مین جسطرح چاہے
اوسطرح تصرف کرے وہ سب کا پوچھنے والا ہے اوسکا کوئی پوچھنے والا نہین
اپنی طرف سے کوشش اچھے کامون مین کی چاہیئے پھر تو جو اوسنے مقدر
کیا ہے وہی ہوگا واللہ یضل من یشاء ویہدی من یشاء اللہ
تعالے جسے چاہتا ہے اوسے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اوسے ہدایت دیتا ہے
جسکو وہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین اور جسکا وہ ہادی ہو اوسکا کوئی بہکانے والا
نہین باوجود اسکے گمراہی شیطان کی اور ربّ کیطرف نسبت رکھی ہے اور ہدایت
اللہ کی طرف اس عالم مین سبب گمراہی کا بت کو اور شیطان کو بنایا ہے
اور موجب ہدایت کا نبی کو اور قرآن کو ہمین دونون پر ایمان چاہیئے پہلے
جو ہدایت اور ضلالت کی نسبت اپنی طرف فرمائی اوسے بھی حق جانیے اور
پھر شیطان کو سبب گمراہی کا کیا اور نبی کو سبب ہدایت کا کیا
عذاب القبر للکافر والفاسق وتنعم اہل الطاعۃ بما یعلم
اللہ ویریدہ وسوال منکر ونکیر حق کافرون فاسقون کو عذاب قبر کا
اور اہل طاعت کو عیش اور سوال منکر نکیر کا قبرون مین حق ہے جب مُردے کو
قبر مین رکھکر پھرتے ہین تو دو فرشتے حق تعالے کے بھیجوائے ہوے وہان
آتے ہین ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نام نکیر ہے وہ آکر مُردے کو اوٹھا
بٹھاتے ہین پھر اوس سے سوال کرتے ہین پہلے پوچھتے ہین کہ تیرا رب
کون ہے جو وہ کہے کہ ربّ میرا اللہ تعالے ہے کہ اوسنے تمام عالم کو پیدا کیا
ہے پھر پوچھتے ہین تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ
علیہ وسلم پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
جب وہ موافق سوال کے جواب دیتا ہے تو اوسکے اولٹے بازو سے پہلے
ایک کھڑکی کھولتے ہین اوسمین سے گرمی اور بدبو دوزخ کی آتی ہے
پھر اوسے بند کرکے سیدھے بازو سے کھڑکی کھول دیتے ہین کہ

اوسمین جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پھر کہتے ہین اگر تو جواب موافق نہ دیتا تو وہ
تیری جگہہ تھی جب تو نے جواب دیا یہ جگہہ اللہ تعالےٰ نے تیری مقرر کی
اب سو رہ آرام سے قیامت تلک کچھہ خطرہ نہین جب حشر نشر ہوگا تب حساب
کتاب ہوگا قبر اوسکی کشادہ ہو جاتی ہے جہان تک نظر پہونچے اگر وہ بندہ عاصی
ہے تو اوسکی قبر مین بچھو اور سانپ ہوتے ہین ہر ایک ایسا زہری کہ اگر ایک
پھونک مارے تو قیامت تلک زمین پر سبزہ نہ اوگے اور اگر وہ بندہ کافر ہے
تو سوال کے وقت ہکا بکا رہ جاتا ہے اوسے جواب نہین آتا تو وہ فرشتے
عذاب کے آتے ہین اور زمین ایسی بھچتی ہے کہ پسلیان ٹوٹ جاتی ہین اور
ادھر کی اودھر نکلجاتی ہین پھر وہ موکل عذاب کے ایسے گرزون سے مارتے
ہین کہ بدن اوسکا خاک کے برابر ہو جاتا ہے پھر اوسے زندہ کرتے ہین
پھر گرز مارتے ہین قیامت تلک اسیطرح سے مارتے اور جلاتے ہین
مومنون کے جو چھوٹے چھوٹے لڑکے مرتے ہین اون پر بھی سوال ہے مگر
وہ فرشتے آپ ہی پوچھتے ہین اور آپ ہی اونھین جواب بھی سکھاتے ہین
اور مشرکون کے جو بچے چھوٹے چھوٹے موے ہین اسمین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ وہ بھی ماباپ کے شریک ہین پر اونپر سوال جواب نہین اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ بےگناہ ہین اللہ تعالےٰ بےگناہون پر عذاب نہین کرتا اور
بعضون نے یہان سکوت کیا ہے اور یہ ماجرا علم آلہی پر موقوف رکھا ہے جو چاہے
سو کرے انبیا سے وہان سوال نہوگا کہ یہ حال اونکی شان کے لائق نہین
روایت ہے کہ جب موتا کو قبر مین رکھتے ہین تو اوس قبر مین شکل ایک
شخص کی لاکر دکھاتے ہین اور اوس سے پوچھتے ہین کہ یہ کسکی صورت ہے
جو وہ شخص مومن ہے تو کہتا ہے یہ شکل میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
یہ بندے ہین اللہ تعالےٰ کے اور بھیجے ہوے ہین اوسکے مین انپر ایمان لایا ہون

ف گر پیمبر کا ہو وہان دیدار + کاشکے مریے دن مین سو سو بار +

ہووے جس جا وہ غیرت مہتاب + نہ تو ظلمت رہے وہان نہ عذاب + نعوذ باللہ
اگر وہ میت کافر ہے تو کہیگا ہاے مین نہین جانتا یہ کون ہے تب فرشتے کہینگے
تو جھوٹا ہے کیون نہین جانتا یہ پیغمبر مشہور تھے سارا جہان انکو جانتا تھا
انکے ساتھ خدا کا کلام تھا اور سیکڑون معجزے تھے پھر اوسپر عذاب
ہوگا قیامت تک جنون پر بھی سوال جواب ہے مومن ہومنون کی طرح کافر
کافرون کی طرح مگر جنون کے ثواب مین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ساکت ہے
ہین جو کوئی کافر ظاہر ہے علانیہ کفر کرتا ہے اوسپر بے سوال عذاب ہے
کہ اوسے حاجت سوال کی نہین منافقون کو سوال ہوگا چھہ شخص ہین کہ انھین سوال
نہین ایک شہید دوسرے جو جمعہ کی رات کو موا تیسرا جو جہاد مین کافرون کا نا کا باندھکر
بیٹھا تھا چوتھا استسقا سے موا پانچوان جو پیٹ جلکر ہلاک ہوا چھٹا جو ہر رات
سورۂ تبارک پڑھتا ہے جو کوئی زمین مین دفن نہین ہوا اوسے برزخ
مین عذاب ہوگا کہ فی الحقیقۃ قبر اوسیکا نام ہے وہ ایک عالم ہے
اس عالم کے پرے ہے جیسے شیر کھا گیا یا مگر نگل گیا اوس سے وہین سوال
جواب ہوگا جو صاحب شرع نے فرمایا ہے اوسپر ایمان لایا چاہیئے اپنی عقل
کو اوسمین دخل نہ دیجیے اور اوسکی تحقیق کے پیچھے نہ پڑیے کہ نشانی ایمان کی
یہی ہے اگر اوسمین کچھہ شک ہے تو ایمان مین خلل ہے **البعث حق**
بعد مرنے کے پھر اوٹھنا حق ہے جب وقت مقرر قیامت کا پہونچےگا تو
اسرافیل کو حکم ہوگا کہ صور پھونکے یہ پہلے نشانی قیامت کی ہے اوس
صورت کے ساتھہ سارے عالم مین ایک کھلبلی سی پڑجانے کی مارے دہشت
کے ہول کھا کر جتنے جاندار ہین مرجائینگے زمین آسمان جھاڑ پہاڑ سب
فانی ہوجائینگے کچھہ باقی نہ رہیگا بغیر ذات پاک پروردگار کے ایک فنا کی شان
سب پر ہوجائیگی کیا حور اور قصور کیا فرشتے اور شیاطین کیا نار اور بہشت لیکن
بہشت اور دوزخ ملائکہ مقرب اور عرش اور لوح ان پر ایک شان فنا کی ہوکر

پھر باقی ہوجائینگی فرشتے جو نگہبان بہشت کے ہین کہ اونھین خزنہ بہشت کہتے ہین
اور فرشتے اوٹھانے والے عرش کے کہ اونھین حامل عرش کہتے ہین اونپر
وہ ہول اور خوف نہوگا اونھین اللہ تعالے اس آفت سے بچائیگا جب سب
شان فنا کی ہوجائیگی تو اللہ تعالے نے فرمائیگا لمن الملک الیوم یعنے کسکے واسطے ہی
آج کے دن ملک وہ جو بڑے بڑے سرکش اور مفسد حق ناشناس کہ دعوی
بادشاہی کا بلکہ خدائیکا کرتے تھے کیکو اپنے سوا موجود نہ گنتے تھے وہ اب
کہان ہین پھر آپ ہی فرمائیگا اللہ الواحد القہار یعنے وہ ملک اور سلطانی واسطے
واحد حقیقی کے ہے کہ وہ اللہ ہے اور قہار ہے چالیس برس تک اسیطرح سے
ظہور وحدہ صرف کا رہیگا بعد چالیس برس کے دوسری بار صور پھونکنے کا حکم
ہوگا تو سارے جاندار کیا چھوٹے اور کیا بڑے زندہ ہونگے ایک مینہ آسمان سے
برسیگا اوسکے برسنے سے آدمی اور جانور زمین مین سے نکلین گے جیسے
برسات سے سبزہ اوگتا ہے ریڑھ کی جو ہڈی ہے اوسے اللہ تعالے نے
گلنے سے بچار کھا ہے ایک جز اوسکا باقی رہ جاتا ہے وہی آدمی کا تخم
ہے جن اور انس چیونٹی مکھی سب زندہ ہوجائینگے جسنے جسپر ظلم کیا ہے
اوس سے اوسے اللہ تعالے بدلا دلوائیگا یہان تک کہ اگر منڈی بکری نے سینگ
والی کو مارا ہے تو وہ سینگ والی اوسے ماریگی اگر ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو
مارا ہوگا اوسکا بھی انصاف کیا جائیگا چیونٹی چیونٹی سے قصاص لیگی یہ عدل اوسی عادل
کی ذات سے خاص ہے جب بدلا ہر ایک کا ہولیگا تب حیوان سارے فنا ہوجائینگے
وہ جو نام سے اللہ تعالے کے ذبح ہوے ہین وہ بہشت کے خاک
ہونگے اور دوسرے بس یہ ہین فانی ہوجائینگے وَالوَزنُ حق تلنا نیکی اور
بدی کا بندونکی حق ہے عرش کے سامنے ترازو کھڑی کرینگے نیکیون کا پلڑا
عرش کے سیدھے بازو کو ہوگا اور بدیونکا اولٹے بازو وہانکی ترازو یہان کی
ترازو کے بالعکس ہوے گی کہ جو پلڑا بھاری ہوگا وہ اونچا ہوگا جو ہلکا ہوگا ۔۔

وہ نیچا ہوگا اور اللہ تعالےٰ قادر ہے چاہے تو کاغذوں کو عملوں کے تولے اور چاہے تو اعمالوں کے جسم بنا کر ترازو میں رکھے جب پلڑا نیکی کا جھوکیگا تو یہ شخص اپنے دل میں بہت ہی ناامید ہوگا کہ ہے سے نیکیاں کم ہوئیں اور بدیاں زیادہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت اکرم الاکرمین جسے چاہیگا اپنے فضل سے کہیگا کہ ایک نیکی اس شخص کی اور باقی ہے آج کا دن ظلم کا نہیں ہے وہ نیکی بھی اسکی ترازو میں رکھو تو وہ نیکی کیا ہے ایک کاغذ پر کلمہ توحید کو جو اس شخص نے پڑھا ہے اور اوسی پر مرا ہے لکھکر ترازو میں ڈالیں گے تب اوسکے بوجھ سے نیکی کا پلڑا اونچا ہوجائیگا اور بدی کا نیچا یہ شخص اپنے دل میں خوش ہوگا کہ بخشا گیا **والکتاب حق** اعمالنامہ بھی حق ہے جو جو کام بندے کرتے ہیں اور جو جو باتیں کہتے ہیں وہ سب دو فرشتے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہیں کہ لکھتے ہیں کرام کاتبین اونکا نام ہے سیدھے بازو والا نیکیاں لکھتا ہے اور اولٹے بازو والا بدیاں جمع کرتا ہے جو کوئی شخص ایک بدی کرتا ہے تو فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ شاید پھر یہ توبہ کرے تین ساعت تک انتظار کرتا ہے جو توبہ کی تو وہ نہیں لکھتا اگر توبہ نہ کی تو وہ اوس بدی کو اعمال نامہ میں لکھ لیتا ہے اور نیکی والا اوسی وقت نیت کی ساتھ لکھ ڈالتا ہے اسطرح سے وہ کتاب تیار ہوتی ہے قیامت کے دن اوسے حاضر کرینگے اور ہر ایک کے ہاتھ میں دینگے اوسکی ایک طرف بدیاں ہونگی اور ایک طرف نیکیاں کافروں کو اعمال نامے اسطرح دینگے کہ سینہ چیر کے پیٹھ کی طرف اولٹا ہاتھ نکالکے اوسمیں دینگے اور مومنوں کے سیدھے ہاتھ میں دینگے اگر فضل الٰہی شامل ہے تو وہ طرف جو نیکیوں والی ہے وہ خلق کی طرف کرینگے تا لوگ جانیں کہ یہ شخص نیک تھا بدیوں کا اوسکے کسیکو احوال معلوم نہوگا تب اللہ تعالےٰ فرمائیگا کہ جیسا میں نے دنیا میں تیرا پردہ رکھا تھا ویسا ہی یہاں بھی رسوا نہیں کرتا اپنے کرم سے میں نے بخشا اگر نعوذ باللہ اسکا اولٹا ہوا تو خلق میں بھی رسوائی ہوئی اور چھٹکارا بھی مشکل پڑا **والحساب حق** حساب بھی حق ہے

یہ کتاب اعمالون کی حساب کی واسطے بنی ہے حساب ہر چیز کا ہوگا مثلاً یوں پوچھینگے کہ روزی کہان سے پیدا کی اور کہان خرچ کی ولتسئلن یومئذ عن النعیم سوال اللہ تعالے کا بندون سے حق ہے جناب پروردگار ہر ایک سے بنفسہ پوچھیگا کہ نعمتین جو ہمنے تمکو دین تھین وہ تمنے فلانی فلانی جگہہ خرچ کین ہمنے تم سے وہ حساب نکیا تمنے اوسکا بدلا وہ کیا جو ہمنے تمھین عبادت کا حکم کیا تمنے نافرمانی کی پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھینگے کہ وحی انبیاؤن کو کیونکر پہونچائی پھر لوح محفوظ سے پوچھینگے کہ تونے جو جبرئیل کو علم ہمارے دیے اوسکا شاہد کون ہے وہ کہے گی اسرافیل شاہد ہین پھر اسرافیل کو بلایا جائیگا وہ ہیبت سے حق کے ترسان لرزان حاضر ہون گے پھر پیغمبرون سے پوچھا جائیگا کہ ہمارے پیغام امتون کو کیونکر پہونچائے الغرض ہر ایک سے اوسکے مرتبے بموجب سوال ہوگا وہ سب ہیبت سے سوال ذوالجلال کے ترسان اور لرزان ہونگے کسیکو مجال دم مارنے کا نہوگا جب عبادت کا سوال درپیش ہوگا تو پہلے نماز کا احوال پوچھین گے کہ کیون نہ پڑھی اور اگر پڑھی تو احکام ارکان کیون نہ ادا کیے جب نوبت معاملات کی پہونچے گی تو پہلے خون کا قصہ رجوع ہوگا ہر ایک کا ظلم اور ستم احسان اور کرم سب پوچھا جائیگا ظالمون کی نیکیان سارے ستم رسیدون کو دیجائینگی جب اونسے بھی فیصلہ نہوگا تب مظلومون کی بدیان اونکے سر رکھین گے بالفرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اوسے ستر نبیون کا ثواب ہو جب تک دعویدار کو اپنے راضی نکرے گا ہرگز جنت مین داخل نہوگا سارے حقدار جمع ہونگے کوئی کہیگا کہ خداوند ا مجھے اسنے گالی دی تھی کوئی کہیگا کہ میرا مال چھین لیا تھا کوئی کہیگا میرے سر مین یا میرے منہ مین طپانچہ مارا تھا کوئی کہیگا مجھے بہتان لیا تھا کوئی کہیگا میری غیبت کی تھی مگر جزو کل معاملہ سب رجوع ہوگا کوئی چیز باقی نرہیگی ہائے افسوس ایسا دن بایں ہیبت درپیش ہے اور کسیکو اوسکی پروا انہین بحث ہے اور جدال ہے ہر طرح کا جھگڑا ہے اور ملال ہے دن تو طلب مین اور ہوس مین گذرتا ہے رات عیش و طرب مین یا فکر فردا مین جاتی ہے جسکو

دیکھو وہ یون مغرور رہے کہ جو مین سمجھتا ہون وہ کوئی جانتا نہین میرے برابر کوئی مخلوق
ہوا ہی نہین جتنی غفلت اور سرکشی زیادہ ہوتا دعوی عقلمندی کا زیادہ یہان تو راحت اور
غفلت ہے وہان حسرت اور ندامت ہے کبھی یہ خطرہ بھی نہین آتا کہ کوئی پوچھنے والا
ہے یہ جانتے ہین کہ اسیطرح مطلق العنان رہینگے جو فضل اوسکا دستگیری کرے تو تو
سب آسان ہے ورنہ حیف ہے کوئی صورت چھٹکارے کی نظر نہین آتی جب
وہ چاہے کہ فضل اپنا ظاہر کرے اور مدعیون کو راضی کرے تو کیا کریگا کہ جنت کو
آراستہ پیراستہ کر کے اونھین دکھادے گا اور کہیگا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکو خریدے
وہ کہیگا خداوندا ایسا کون شخص ہو گا جسکے پاس ایسی عجیب چیز کی قیمت ہوگی کسکا مقدور
ہے جو اسے خریدے تب حق عزوعلے فرمائیگا کہ اسکی قیمت تیرے ہاتھ ہے جو تو چاہے
تو تجھے ملے پھر وہ عرض کریگا ایسی کیا چیز میرے پاس ہے جسکے بدلے مین یہ مکان
ہاتھ آوے تب اللہ تعالے فرمائیگا یہ جو حق تیرا تیری بھائی مسلمان پر ہے اگر تو اس سے
درگذرے تو یہ مکان ہم تجھے دیوین وہ راضی ہوگا اور دونون جنت مین چلے جائینگے
اوسکے فضل سے امیدوار رہا چاہیے اور عدل سے ڈرا چاہیے مومنون
سے حضرت حق سبحانہ تعالے ایسے اشفاق سے سوال کرے گا کہ کوئی اوسکی احوال سے
واقف نہوگا روبرو اپنے بولائیگا آپ ہوگا اور وہ بندہ ہوگا فرمائیگا کہ جیسے مین نے
دنیا مین تیرے عیب ڈھانپے تجھے ویسے اب اپنے کرم سے بخشدیتا ہون ؎
فضل اوسکا کرے ہے اپنا کام پہ لیک ڈر اوسکے عدل سے ہے مدام

والحوض

حق حوض کوثر حق ہے ایمان لایا چاہیے کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض عنایت کیا ہے کہ نام اوسکا کوثر ہے ایک مہینے کے
رستے برابر اوسکا طول ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے مشک کی سی
اوسکی بو ہے جو کوئی ایکبار اوسکا پانی پئیگا کبھی پیاس نہ لگے گی اوسکے اوپر پاسن ہونگے
اتنے بیشمار ہین جتنے آسمان کے تارے ساقی اوسکے حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ ہونگے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابوبکر کا دشمن ہے اوسے مین

ہرگز ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا وَالصِّرَاطُ حَقٌّ پیٹھ پر دوزخ کے اللہ تعالے
قیامت کے دن ایک پل رکھیگا تیغ سے تیز تر مومن کافر اور فاسق اور مطیع نبی اور
ولی شاہ اور گدا سبکو اوسپر گذرنا ضرور ہے کوئی تو بجلی کیطرح ایک دم مین گذر جائیگا
کوئی ہوا کے مانند پار ہو جائیگا کوئی جیسے تیز گھوڑا چلتا ہے اسطرح قطع راہ کریگا کوئی
ڈگمگاتا ڈگمگاتا کوئی گھسٹتا ہوا گذریگا پاؤن جو بہک گیا تو دوزخ مین جا پڑا غرض جو کوئی
یہان جتنا راہ راست پر دین کے ثابت قدم ہے وہ وہان بھی مضبوط ہے اور جسے
یہان لغزش ہے اوسے وہان بھی لغزش ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہان
گذرنا مقرر ہے مگر وہ گذار کسطرح کا ہے جیسے کسی خطرناک جگہ میں سردار آپ کھڑے
ہو جاتے ہین تا ادنی و اعلی قوی ضعیف سب کی مددگاری کرکے بسلامت گذار دین
اوس جمال جان بخش کو اور اوس نور باسرور کو دیکھتے جائینگے اور وہ راہ سخت
قطع کرتے جائینگے تا وہ محنت اور سختی اوس نعمت عظمی کے آگے ناچیز ہو جاوے
اور وہ آفت کرامت ہو جائے دوزخ کہیگا جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ لَهَبِیْ یعنے
گذر جا جلدی اے مومن تیرا نور ایمان میری آگ کو بجھائے دیتا ہے وَالشَّفَاعَةُ
حَقٌّ قیامت کے روز اوس سختی اور پریشانی مین شفاعت یعنی سفارش ہونا حق ہے
پہلے سب سے شفاعت کبرا ہے وہ خاص جناب پاک سرور انبیا و المرسلین محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے پھر بعد اوسکی جسکے جسکے حق مین اللہ تعالے چاہیگا
سفارش قبول فرمائیگا انبیا اور اولیا زاہد اور عابد ملائکہ اور عالم اپنے اپنے وابستون
کی حق تعالے سے اگر فرمان ہوگا تو سفارش کرینگے محل شفاعت کبری کا وہ ہے کہ جب زمین
سے سب اوٹھینگے تو ننگے اور بھوکے پیاسے تباہ حال ہونگے اپنے اپنے گناہون کی
شامت سے اور آفتاب کی گرمی سے موم کی طرح پگھل جائینگے اور ہول سے اوس مقام
کے کوئی کسی کیطرف کو مشغول نہوگا اپنی اپنی سبکو پڑی ہوگی سب کو دہشت اور
خوف خدا کا غالب ہوگا اپنے اپنے اعمال پر ہر ایک کو نظر ہوگی ادھر دوزخ ایکطرف
دہاڑتا ہوگا جنت ایک طرف کو مہکتا ہوگا رحمت کی امید ہوگی عمل کا ڈر ہوگا نہ دوست

کی دوستی رہیگی نہ دشمن کی دشمنی سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہونگے جب بہت مدت
اسی حال پر گذرے گی کہ نہ حساب ہوگا نہ کتاب ہوگا نہ کوئی کسیکی داد کو پہونچیگا
تب سب چاہین گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈھیے تو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام
کے پاس سب ملکر جائینگے اور کہین گے ہم بالکل ہراس ہوکر تمھارے پاس آئے ہین کہ
تم ہم سبکے باپ ہو تمھین اللہ تعالے نے اپنا خلیفہ کیا اور اپنی روح تم مین پھونکی اور
سب فرشتون سے تمھین سجدہ کروایا سب شیٔ کا تمکو نام بتلایا اب بہت عاجز ہین التجا
تمھارے پاس لائے ہین تم اللہ کریم سے ہماری سفارش کرو کہ اس بلا سے ہمین نجات
ہووے وہ کہین گے مین نے اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے کہ گیہون کھانے کو مجھے
منع کیا تھا مین نے کھایا اوسکی شرم سے میرا منہ نہین ہے کہ مین جناب الٰہی مین کچھ عرض
کرسکون تم نوح نبی پاس جاؤ تب وہ سب نوح نبی علیہ السلام کے پاس جائین گے اور
اپنا احوال سنائین گے وہ کہین گے کہ مین نے اپنی امت پر بددعا کی ہے یا کہین گے
اپنے بیٹے کے واسطے نادانستہ سوال کیا ہے اب تک مجھے شرم آتی ہے کہ کچھ جناب
کبریائی مین عرض کرون تم ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہان جائینگے
وہ بھی ایسا ہی عذر کرینگے اور حضرت موسیٰ کا حوالہ دینگے اور وہ حضرت عیسیٰ کے پاس
بھیجین گے الغرض ہر ہر نبی عالیشان اپنا اپنا عذر بیان کرینگے کسیکو مجال دم مارنیکی
اوس وقت نہوگی تب سب مایوس ہونگے پھر سب متفق ہوکر جناب مفخر انبیا و سید الاتقیا
سرور کائنات خلاصہ موجودات باعث ایجاد عالم فخر عالم و آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہونگے اور اپنا عرض احوال کرین گے اور کہین گے آپکو اللہ
سبحانہ تعالے نے رحمت عالمیان کیا اور اپنے نام کے شامل آپکا نام جاری کیا اور
گناہ اگلے پچھلے سب بخش دیئیے اب ہمین اس سے زیادہ تاب و طاقت نہین کوئی
ہمارا غمخوار نہین کوئی خریدار نہین کسیکو ہمارے حال پر نظر نہین کوئی ہمارے
درد سے خبر نہین آپ پاس آئے ہین امید شفاعت کی لائے ہین تب یہ سنکر آپ فرمائینگے
کہ ہان یہ میرا کام ہے مین جناب کبریائی مین عرض کرتا ہون تب جناب احمد برگزیدہ

حضرت صمدیت زیر عرش رو برو حضرت اقدس کے جاکر کھڑے ہونگے وہ مقام محمود جو
قرآن شریف میں اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے وہ یہ مقام ہے تب آپ جناب
کبریائی میں سجدہ کرینگے اور ثنا کرینگے تب ارشاد ہوگا کہ اے حبیب میرے اے
بندۂ خاص میرے کیا تیری خواہش ہے سو وہ عرض کرینگے بعد ایک ساعت کے
تو سر سجدہ سے اوٹھائینگے اور اللہ تعالے کی ثنا کرینگے جو ثنا کہ اوس وقت تعلیم ہوگی
بعد ثنا اور تعریف کردگار کے شفاعت خلق کی عرض کرینگے تو ایک قسم کے گنہگار
بخشے جائینگے پھر دوسرا سجدہ کرینگے پھر حکم ہوگا کہ اے حبیب سر اوٹھا سر اٹھا
عرض کر جو چاہئے دوسرے قسم کے گناہگار بخشے جائینگے پھر تیسرا سجدہ کرکے
تیسری قسم کی بخشش ہوگی مگر وہ باقی رہ جائینگے جو بالکل کفر کے حال پر مرے ہیں
اور اونکو حکم دوزخ کا ہمیشگی کے واسطے جاری ہوا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ کسیکو
دوسرے کی منت اوٹھانی باقی نہ رہیگی عظمت اور شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوس روز معلوم ہوگی حضرت حق سبحانہ تعالے فرمائینگا کہ اے دوست میرے
اے حبیب میرے اے بندۂ خاص میرے سب آج کے دن میری رضا چاہتے ہیں
اور میں تیری رضا چاہتا ہوں عرض کر جو چاہئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جب تک ایک ایک شخص کی بخشش نہو گی میں راضی نہیں ہونگا وہ روز
روز محمدی ہے اور وہ جاہ جاہ محمدی ہے وہ مہمان ہیں اور سب طفیلی ہیں جب
مہمان عزیز ہوتا ہے تو طفیلی بھی عزیز ہوتا ہے کریم کو دونوں کا پاس رہتا ہے
سمجھے چاہئے کہ دل و جان سے محمد کا ہو رہے جانئے اور رب اوسکا دل میں اگر محبت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس وہ ہی شفاعت ہے اور وہ ہی رحمت ہے کئی
شخص ہیں کہ اونکے واسطے شفاعت خاص ہے ایک جسنے قبر شریف کی زیارت
کی ہے دوسرے جو درود کے پڑھنے کا ہمیشہ ورد رکھتے ہیں تیسرے جو مدینہ
شہر کے رہنے والے ہیں پھر اون کے سوائے جنکو جیسی نسبت ہے والجنۃ
حق والنار حق بہشت اور دوزخ کا ہونا یقین ہے اور حق ہے یہ دونوں مکان

اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لیے بنائی ہین اور بالفعل موجود ہین جنت بالائے
آسمان ہے اور دوزخ زیر زمین ہے جنت مومنون کے واسطے ہے دوزخ کافرون
کے واسطے حور اور قصور نہرین اور درخت میوہ دار طرح طرحکی نعمتین اور انواع انواع
کے عیش وہان پیدا کیے ہین کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے وہان ایسا ایسا ہے
کہ نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا بلکہ کسی بشر کے دل پر ایسا خطرہ نہین گذرا
جو یہان سے با ایمان گیا ہے اوسے آخر کار بعد جزا سزا کے یا بغیر سزا کے محض فضل
الہی سے وہ مکان بلاشک میسر ہوگا اور دوزخ مین عذاب ہے آگ ہے اور طوق ہے
اور بیڑیان ہین طرح طرحکی سختیان اور عذاب اور مصیبتین ہین کہ اللہ تعالے کسیکو
نصیب نکرے یہ دنیا کی آگ بہ نسبت اوس آگ کے ستر درجے ٹھنڈی ہے
جو کوئی مومن گناہگار ہے اوسے بقدر گناہ کے دیکھکر پھر داخل بہشت کرینگے
اور جو کافر ہے اوسے ہمیشہ ابد الآباد وہان سے رہائی نہین نعوذ باللہ منہا اللھم
انا نسئلک الجنۃ وما فیہا و نعوذ بک من النار ایکبار جاوین پرشان فنا کی ہوکر باقی ہونگی
پھر اونھین فنا نہین ہے بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور دوزخی مدام دوزخ مین
وہان موت کو موت ہے ایمان سب باتون پر لانا چاہیے کہ قرآن سے اور حدیث
سے ثابت ہے وکل ما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اشراط الساعۃ واحوال الآخرۃ حق جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے احوال سے قیامت کے اور نشانیون سے آخرت کے اور سوائے اوس کے
خبر دی ہے وہ حق ہے اور بلاشبہ اوسکا ہونا ہی چاہیے ایک بات ادنی سی
بھی جو پیغمبر نے کہی ہے اوسے سچ جاننا چاہیے اور اوسپر ایمان لائے جو کوئی
ذراسی بھی بات کو جھوٹا نے گا وہ کافر ہوگا الایمان تصدیق بالقلب و
اقرار باللسان ایمان سچا ناہے دل سے اور اقرار کرنا ہے زبان سے دل سے
تو اللہ تعالے کو وحدہ لاشریک سمجھین ان سب صفتون کے ساتھ جو بیان ہوئین
اور پیغمبر بھیجا ہوا اوسکا اور بندہ خاص اور سچا ہر بات مین جانیے جو احوال قیامت کا

اور بہشت اور دوزخ اور قبر وغیرہ امورات دینی فرمائے ہین اوس سبکو حق جانیے
جو کوئی ایک ذرا سی بھی بات کو پیغمبر کی جھوٹ جانے گا وہ کافر ہوگا اور ان باتون کا زبان
سے بھی اقرار کرین کہ ظاہر حکم مسلمانی کے جاری ہووین اصل ایمان تو دل کی حالت
کا نام ہے کہ سب باتین اسی دل مین سماجاوین کہ کسیطرح شبہہ نرہے اور اسی پر اللہ
تعالے سے دعا کرین کہ خاتمہ ہووے آخر دم تلک یہ بات ساتھ ہو اگر تمام عمر اس
پر رہا اور نعوذ باللہ دم آخر دل مین یہ بات نرہی کافر ہوا بے ایمان جہان سے
گیا جو کوئی شخص ناچار ہو کہ زبان سے اقرار نکر سکتا ہو اوسے فقط تصدیق قلب ہی
بس کرتی ہے حاجت اقرار لسان کی نہین کوئی گونگا ہے یا کافرون مین گرفتار ہے کہ
اقرار کرتا ہے تو ہلاک کر ڈالتے ہین یا کوئی جان کے ڈر سے کافرون کے سامنے
کلمۂ کفر کا کہے مگر دل مین اپنے اس بات پر ثابت ہو یا کوئی شخص دل سے ایمان
لایا اور ہنوز زبان سے اقرار نہ کرنے پایا کہ موت آ پہونچی یا زبان بند تھی بول نہ سکا
ان سب صورتون مین فقط تصدیق دل کی بس کرتی ہے ایک جاننا ہے اور ایک
ماننا ہے جاننا تو وہ ہے کہ بس معلوم کر لیا اور ماننا وہ ہے کہ دل مین سما جاوے
جیسے پانی مین رنگ یہود اور نصاری سب جانتے تھے کہ یہ نبی ہین اگلی کتابون مین
خبر پڑھی تھی لیکن مانتے نہ تھے افعال حسنہ اور عمل صالح اصل ایمان مین داخل
نہین ہین بلکہ باعث کمال ایمان کا ہے اگر نیک کام کرے گا تو ایمان کامل اور پورا
ہوگا اگر نکریگا تو ایمان ناقص ہے مثلاً ایمان کو ایک درخت سمجھے اور نیک عمل
اوسکے برگ اور ثمر جانئے جب پھل پھول نہو تو اوس درخت سے کیا فائدہ
مگر پھر بھی درخت بنا رہے اوسمین جو کوئی اوسے سنبھالے جائیگا البتہ وہ باقی
رہیگا اور اگر اوسکی کچھہ پروا نکرے گا تو وہ خشک ہو کر ضائع ہو جائیگا اصل سے
بھی جب جاتا رہیگا تو نام نشان نرہا بالکل کم بختی ہی ہوئی وَنَحْوُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ
وہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے بلکہ یہ تصدیق قلب اصل ایمان ہے
اور وہ ایک ہی ہے اعمال کو اوسمین دخل نہین ہے اَلْاِیْمَانُ

وَالاِسلَامُ وَاحِدٌ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے جو مومن ہے وہ مسلم ہے لیکن ظاہر میں
ایمان تصدیق قلبی اور حال باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کے احکام بجالانے کو کہتے ہیں
لَا یَنبَغِی اَن یَقُولُ اَنَا مُومِنٌ اِنشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی علماؤں میں اختلاف ہے
کہ انا مومن انشاء اللہ تعالے کہا چاہیے یا نہیں یعنے ہم مومن ہیں انشاء اللہ یعنے
اگر چاہا ہے اللہ تعالے نے عالم مذہب حنفیہ کے منع کرتے ہیں اور عالم
مذہب شافعیہ کے جائز رکھتے ہیں مگر اصل یہ ہے کہ اگر بسبب شک کے کہے
تب تو جائز نہیں ہے اور اگر تبرکاً بنام الٰہی تعالے کے کہیں یا احوال خاتمہ معلوم نہیں
کہ کیسا ہوگا اس سبب سے کہیں تو روا ہے اِیمَانُ البَاسِ غَیرُ مَقبُولٍ
ایمان باس کا قبول نہیں ہے باس کہتے ہیں شدت اور عذاب الٰہی کو جس وقت
نزع ہوتی ہے تو احوال غیب کا ظاہر ہوجاتا ہے بہشت اور دوزخ سب کھلجاتا ہے
اوس وقت کا ایمان قبول نہیں ہے کہ غیب پر ایمان چاہیے اب غیب نرہا پیغام کا
اللہ تعالے کے اور رسالت نبی کا کچھ کام نہ رہا ایمان اختیاری نہوا بلکہ ایمان
اضطراری ہوا ایسا تو قیامت کے دن بھی کافر کہیں گے کہ ہمیں دنیا میں
بھیجیں تو ہم جاکر نیک کام کریں اور مسلمان ہووینں اس ایمان کا اونکو کیا فائدہ
اور اوس وقت کے توبہ میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک توبہ نزع کی
قبول ہے بعضوں کے نزدیک بے فائدہ ہے وَالکَبِیرَۃُ لَا تُخرِجُ المُؤمِنَ
مِنَ الاِیمَانِ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے نہیں نکالتا خارجی کہتے
ہیں کہ مومن گناہ کبیرہ سے کافر ہوجاتا ہے شرع شریف میں مومن دو قسم پر
مقرر ہوے ہیں ایک مومن مطیع ایک عاصی یعنے فرمانبردار اور گنہگار اور گناہ
کی بھی دو قسمیں ہیں ایک صغیرہ ایک کبیرہ جسپر شرع میں حد آئی ہے اور ڈرایا ہے
اوسے کبیرہ کہتے ہیں اوسکے سوا سے جو ہے سو صغیرہ ہے پھر اگر چھوٹے کو ہلکا
اور اوسکی کچھ پروا نرکھے تو وہ بھی کبیرہ ہوجاتا ہے مومن ہر چند گناہ کرے ایمان
اوسکا جڑ سے نہیں جاتا ایک چوری خون ناحق لواطت زنا مال یتیم کا ناحق کھانا

ماں باپ کو ایذا دینا اپنے سے دوگنے کافروں سے بھاگنا جو حرم میں منع ہے سو کرنا
جانداروں کو آگ میں جلانا بیاز کھانا شراب پینا سور کا گوشت کھانا گواہی جھوٹی
بھرنا رستہ لوٹنا روزہ کھانا جھوٹی قسم کھانا بے عذر شرعی حج چھوڑنا نماز اور
زکاۃ چھوڑ دینا نماز بے وقت پڑھنا خویشوں سے خویشی کاٹنا مسلمانوں سے
لڑائی کرنا اصحابوں کو گالیاں دینا مال رشوت سے حاصل کرنا امر معروف
اور نہی منکر کو بشرط مقدور چھوڑ دینا خدا تعالے کی بخشش سے
ناامیدی اور اوسکے عذاب سے بے پروائی مرد اور عورتوں کے بیچ میں
لڑائی لگانا کہ جدائی ہو جاوے قرآن یاد کرکے بھول جانا عورتوں پر شوہروں کا
ظلم کرنا عورتوں بے شوہروں کا خلاف چلنا حافظوں کو اور عالموں کو ذلت دینا
اونکی حقارت کرنا عورتیں جو عصمت والیاں ہیں اونھیں گالیاں زنا کی دینا یہ
سب گناہ کبیرہ ہیں اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے کہ سبب عذاب کا ہے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اوسکے دل پر
سیاہ نقطہ پڑتا ہے پھر جو وہ ویسے ہی میں توبہ کرتا ہے تو وہ صاف ہو جاتا ہے
اگر اوسنے توبہ نکی تو وہ نقطہ ویسا ہی رہ جاتا ہے اور پھیلنے لگتا ہے
یہاں تک کہ سارے دل کو گھیر لیتا ہے جب ایسے متصل گناہ ہوتے
جاتے ہیں ایک پر ایک نقطہ کالا پڑتا جاتا ہے ظلمات بہم جمع ہو کر دل
سارا گھیر لیتی ہے دل میں بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے جہاں دل کی روشنی کوئی
نیک خطرہ آنیکا رستہ بند ہوا کوئی اچھی بات اور کسیکی نصیحت بالکل دل میں
جگہ نہیں کرتی خوف خدا کا دل سے اوٹھ جاتا ہے نور ایمان کا بجھنے لگتا ہے
کفر نزدیک ہونے لگتا ہے پہلے آدمی شبہہ میں پڑتا ہے پھر اوسکے بعد
مکروہ کیطرف آتا ہے پھر آگے حرام ہے یہاں تک توحید ایمان کی ہے آگے
کفر ہے جب تک حلال پر کفایت کریں تب تک سب سے محفوظ رہیں

ایمان سلامت رہے اہل الکبائر من المؤمنین لا یخلدون فی النار و

ان یعذبھم یعنی کبیرہ کرنے والا اگر ایمان سے مواہے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہیگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اوسے یونہیں معاف کردے اگر چاہے کچھ دنوں موافق گناہوں کے دوزخ میں رکھکے معاف کرے پھر جنت میں داخل کرے جسکے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوئیگا وہ آخر کو بہشتی ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک تحقیق اللہ تعالیٰ شرک کو تو نہیں بخشیگا اوسکے سوا سب کو بخشیگا پھر چاہے بے سزا بخشے چاہے سزا دیکے ڈرا اوسکے عدل کا ہے اور امید اوسکے فضل سے ہے ویجوز العقاب علی الصغیرۃ صغیرہ پر یعنے چھوٹے گناہ پر عذاب جائز ہے جیسے اللہ تعالیٰ مختار ہے کہ بڑے پر عذاب نکرے ویسے ہی مختار ہے اگر چاہے تو چھوٹے ہی پر عذاب کرے آدمی کو چاہیے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے گناہ کی خوردی کو نہ دیکھے اللہ تعالیٰ کی بزرگی کو دیکھے کہ کس ذات پاک عالی کا گناہ کرتا ہے ان اللہ تعالیٰ ارسل رسلا من البشر الی البشر مبشرین و منذرین مبینین للناس ما یحتاجون من امور الدین والدنیا اللہ تعالیٰ نے رسول اپنے بندوں پر بھیجے اونکی جنس سے یعنے بشر طرف بشر کے آئے وہ رسول کہ خوشخبری دینے والے فرمان برداروں کو اور ڈرانے والے گناہگاروں کو ظاہر کرنے والے اون چیزوں کے کہ جن جن کے یہ محتاج ہیں دنیا میں اور آخرت میں جو جو ضرور تھا وہ سب اللہ تعالیٰ نے اونھیں الہام اور وحی کی اونھوں نے ہمیں تعلیم کیا اور سکھایا کفر اور اسلام عذاب اور ثواب دوزخ بہشت بھلا برا سب اونکے سبب سے معلوم ہوا جب اون نبیوں نے دعوت کی اللہ تعالیٰ نے اونھیں معجزوں سے مدد فرمائی تاکہ اونکا سچ ظاہر ہو معجزہ اوسے کہتے ہیں جو عادت کے خلاف ہو جیسے حیوانوں کا کلام کرنا اور سنگ اور درخت کا سلام کرنا اول الانبیاء آدم وآخرہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم من کل جمیع الانبیاء پہلے سب سے آدم صفی علیہ السلام نبی ہیں اور آخر سب سے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دین کا کام تمام ہوا حاجت نبوت کی نرہی اب جو کوئی دعویٰ
کرے وہ کافر ہے اور اوسکا قتل روا ہے **وَاَوْلٰی لَاتَعْیِیْنَ عَدَدِھِمْ**
بہتر وہ ہے کہ انبیاؤں کے عدد مقرر نکریں یوں نہ کہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہیں بلکہ یوں کہیں کہ جتنے خدا کے رسول ہیں اون سب پر میں ایمان لایا ہوں ایک
لاکھ اور کئی ہزار ہیں بعضوں کا اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے اور بعضوں کا نہیں
کیا ایک سکندر اور لقمان کی نبوت میں اختلاف ہے ولایت دونوں کی مقرر ہے
اور عورت کوئی نبی نہیں ہوئی **کُلُّھُمْ کَانُوْا مُبَلِّغِیْنَ صَادِقِیْنَ**
مَعْصُوْمِیْنَ غَیْرَ مَعْزُوْلِیْنَ اور وہ سب پہونچانے والے تھے اور سچے تھے
جو اونھوں نے بیان کیا وہ خدا ہی کا فرمان تھا اپنی طرف سے کچھ بنا کر نہیں
کہتے تھے جو حکم تھا خدائے تعالے کا وہ اونھوں نے حکم کیا اور جو منع کیا
ہوا تھا وہاں سے وہ منع کیا سب گناہوں سے وہ پاک ہیں نہ صغیرہ اونسے
ہوا ہے نہ کبیرہ اللہ تعالے کے فرمان کو بھول نہیں جاتے نہ اوسمیں کم کرتے
ہیں نہ زیادہ کرتے ہیں اونکا جو مرتبہ ہے نبوت کا وہ اون سے موقوف نہیں
ہوتا موے کے بعد بھی نبوت اونکی بحال رہتی ہے اپنے اپنے مزار میں سب
زندہ ہیں اوروں کی طرح سے مُردہ نہیں ہیں اسی جسم سے موجود ہیں موت
اونکے حق میں انتقال مکان ہے اور بس خاتمہ کا اونکو کچھ خطر نہیں ہے وہ
سب طاہر اور مطہر تھے کسیطرح کے امر بد کی اونکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے

اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

افضل سب آدمیوں سے پیغمبر ہیں پھر اون پیغمبروں میں افضل محمد عربی صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں **ابیات** احمد مجتبے دلیل سبل ؛ افضل الانبیاء
وختم رسل ؛ جو نہوتا جہان میں اوسکا ظہور ؛ تو نہوتے جہان میں حور و قصور
کچھ زمین و زمان سے تھا نہ نشان ؛ تھے محمد جب ہی رسول زمان ؛
نور سے حق کے نور ہے اوسکا ؛ جملہ عالم ظہور ہے اوسکا ؛

علم واخلاق ومعجزے جو جو اگلے نبیون کے تھے ملے اونکو سر سے پاؤن
تلک سراسر ناز حرکت اوسکی سب اعجاز اوسکی ٹھوکر ہوا ورسیحا کا سر ناز و انداز اوسکے دیکھو پھر اور اگر اوسکے درپر مر جاوے
فخر اہل جہان یہ کر جاوے کاش ہو جاوے اوس گلی مین خاک پھر حساب و
کتاب سے ہے پاک ہے یہ مدت سے آرزو دل کی خاک طیبہ مین ہووے
خاک ملی و مَبْعُوثٌ اِلٰی کَافَّةِ الْخَلْقِ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ساری خلق پر نبی ہین کیا جن اور انس کیا ملایک اور شیطان کیا درخت اور سنگ
کیا زمین اور آسمان جو جو شے اللہ تعالے کی مخلوق ہے وہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی امت ہے وہ مطیع ہین اللہ جل شانہ کے اور ساری خلق اونکی
مطیع ہے شَرِیْعَتُہٗ اَکْمَلُ الشَّرَائِعِ وَدِیْنُہٗ نَاسِخُ الْاَدْیَانِ
جب وہ حضرت ذات پاک سب سے بزرگ ہین شریعت بھی اونکی سب
شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینونکا قطع کرنے والا ہے
جتنی شریعتین اور دین اگلے تھے وہ سب اس دین سے موقوف ہوے
اُمَّتُہٗ خَیْرُ الْاُمَمِ امت اونکی سب امتون سے افضل ہے یہ علم اور فضل جو اس
امت مین ہے وہ اگلی امتون مین نہ تھا ایک ایک ولی ایسا ایسا گذرا ہے کہ انبیاء
بنی اسرائیل کے موافق کرامات اوسکی ظاہر ہوئین اور تا قیامت باقی رہیگا۔
وَمِعْرَاجُہٗ فِی الْیَقْظَۃِ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ اِلٰی مَاشَآءَ اللّٰہُ معراج اونکی
جاگتے مین ہوئی ہے آسمان تلک پھر جہان اللہ تعالے نے چاہا یہان آزمایش
ہے ایمان کی کہ ظاہر مین عقل اس بات کو نہین چاہتی بیان معراج کا یون ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امہانی جو حضرت علی کی پھوپھی تھین اونکے گھر مین تشریف
رکھتے تھے رات کا وقت تھا خلق سب سوتی تھی جبرئیل علیہ السلام امین جو فرشتے وحی کے
ہین وہ آئے اور براق سواری کے واسطے لائے پیغام جناب کبریائی کا پہونچایا
کہ سماوات پر بلایا ہے سارے ملائک مقرب بہشت و دوزخ مہر و ماہ سب حضرت

کی قدم بوسی کے انتظار مین تھے آپ بموجب حکم آلہی کے اوسی اپنے بدن سے کہ
وہ ہماری جانون سے پاک تر ہے اوس سواری پر سوار ہوئے جبرئیل امین ہمراہ
رکاب مسجد اقصے مین کہ بیت المقدس اوسے کہتے ہین تشریف لیگئے وہان
سارے انبیا اگلے انتظار مین آپ کے جمع تھے سب نے تعظیم کی اور تحیت
بجالائے آپ کو امام کیا اور سب مقتدی ہوئے ایک دوگانہ ادا فرمایا
اور اوسی سواری پر سوار ہوئے ساتون آسمانون کی سیر کی جو عجائبات اللہ تعالے
کے تھے اونھین دیکھے اہل آسمان شادان اور فرحان ہوئے ہر ایک استقبال
بجالایا بہشت اور دوزخ ملاحظہ فرمایا مالک اور رضوان نے تعظیم کی اور سر اطاعت
کا جھوکا دیا جب درخت سدرۃ المنتہی کے اوپر تشریف لیجانے لگے جبرئیل وہان
رہگئے سدرۃ المنتہی ایک درخت کا نام ہے کہ وہ عقل بشر کی حد ہے اوسکے پرے
کسیکو گذار نہین جبرئیل ہمراہی سے جب رہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اکیلا چھوڑکر کیون رہے جاتے ہو اونھون نے
عرض کی کہ یہ رتبہ اور منصب اللہ تعالے نے آپہی کو عطا کیا ہے میرا
مقدور نہین ہے کہ اپنے مقام سے ایک انگل بھی آگے بڑھون تو تجلی سے قہر کے
میرے پر و بال جل جاوین وہان دمبدم غیب سے آواز آتی تھی کہ اے حبیب آگے
اے دوست میرے اے بندہ خاص میرے آگے آ اور آگے آ اونہا آگے آ مین نے
اپنا عرش عظیم تیرا فرش کیا ہے موسے کو جب وادی ایمن مین بولایا تو حکم کیا
کہ نعلین نکال ڈال اور یہان تجھے ارشاد ہوتا ہے کہ نعلین تیری اس عرش کا
فخر ہے الغرض مکان سے گذر گئے لامکان کو پہونچے انھین آنکھون سے
حضرت حق کو دیکھا اور بات کی بیت انھین آنکھون سے روئی حق دیکھا
سب خدائی کا کھل گیا یکبار ہوگئے غرق کبریائی کے اے مین قربان
اس خدائی کے دوست پر دوست جب نثار ہوا دل فدا ہوا کو تب
قرار ہوا جو کہ ہجران کے غم اوٹھاوے گا وہ مزے وصل کے اوڑاویگا

رب کا بے پردہ وہاں کلام سُنا ؛ ہن میاں جی کے وہاں پیام سُنا ؛ ملا حق سے
تحفۂ دم ساز ؛ کہ پڑھیں رات دن میں پانچ نماز ؛ دیکھ کے جب
آئے ؛ خواب کے کپڑے گرم سب پائے ؛ آنکھیں جو کوئی شک
مومنوں میں ہنگے وہ کب پاوے ؛ وافضل صحابہ پیغمبر الا ثم صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی ساری امت سے بہتر ہیں جسنے اسلام کے حال میں آپ کو دیکھا اور کچھ
تھوڑا سا بھی مجلس میں آپکے بیٹھا اوسے اصحابی کہتے ہیں وہ شخص ساری امت
سے افضل ہے اور بہتر ہے جو زیادہ صحبت میں رہے ہیں وہ خاص ہیں جسکو
جتنی حضرت سے نزدیکی اور قربت زیادہ اوسکی فضیلت زیادہ کی ہے غوث ہو
یا قطب ہو اصحابیوں کی فضیلت کو نہ پہونچے کا صحابہ کا ثواب بسبب دیدار
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ ہے واقعی کونسی دولت اور کرامت
اونکے دیدار سے زیادہ ہوگی کسیطرحکا سعادت اور بزرگی دیدار کو اور صحبت کو جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پہونچتی پھر اون سب اصحابیوں میں چار یار باوقار
ذوی اقتدار رضی اللہ عنہم افضل ہیں اونکے ثواب کو اور فضل کو کوئی نہیں پہونچتا
دو اون میں حضرت کے سسر ہیں دو داماد ہیں حضرت ابی بکر اور حضرت عمر رضی
اللہ عنہما سسر ہیں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما داماد ہیں یہ چاروں حضرت
وزیر تھے اکثر [illegible] تھیں کی اون سے مصلحت کی جاتی تھیں اور سب طرحکے کام میں
آپکے شریک اور جان نثار تھے کیونکہ انہیں سے اپنی جان اور مال سے دریغ نتھا
جس چیز پر جو حکم ہوتا ہرگز چون وچرا نہ کرتے کمر خدمت کی مضبوط باندھے تھے اور سر بندگی
کا آستانے پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دھر دیا تھا جو آپ کی رضا تھی وہی
اونکی رضا تھی جسمیں آپکی خوشی تھی وہ ہی اونکی خوشی تھی اپنے نفس کی
خواہش بالکل موقوف کر دی تھی **افضلیتہم علی ترتیب الخلافت**
والمراد بالافضلیت اکثریت الثواب پھر چاروں میں افضلیت
بطریق خلافت کے ہے کہ پہلا خلیفہ دوسرے سے افضل ہے اہل سنت جماعت کا

یہ بھی اعتقاد ہے و بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل سب آدمیوں کے حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہیں کہ وہ پہلے خلیفہ ہیں اونکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ دوسرے خلیفہ ہیں وہ اونکے بعد افضل ہیں ان دونوں صاحبوں کی افضلیت
میں تو اسطرح سبکا اتفاق ہے اونکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہیں اونکے
بعد حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہیں ان دونوں میں اختلاف ہے
بعضے کہتے ہیں حضرت عثمان حضرت علی پر افضل ہیں بعضے کہتے ہیں حضرت علی حضرت
عثمان پر افضل ہیں اور بعضوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دونوں صاحب برابر ہیں یہ سب اپنے
حق پر تھے کوئی انمین سے ایک ذرہ زیادتی کرنے والا نہ تھا حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر
حسنین کے باپ نفس رسول کے حضرت نے اونکے حق میں فرمایا ہے کہ خون تیرا خون
میرا ہے اگر انمین سے کوئی ظالم ہوتا اور غیر حق پر ہوتا تو کیونکر ایسا شخص عالیشان اونکے
ساتھ رہتا اور ہر امر میں شریک ہوتا جو شیر حق ہوگا وہ غیر حق کسکے آگے سر جھکا دیگا
رافضی کی عقل کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ کی شان کو کم کرتا ہے کہ کہتا ہے
تقیہ سے اور ڈر سے اون لوگوں کا ساتھ کیا اور خلافت کا دعوی نکیا اپنا حق اونکو
دے دیا بھلا انصاف کر دیجا اپنا حق ڈر کے مارے اورونکو دے دے وہ شیر حق کیونکر
کہلایا جاوے بزدل ہو سو تقیہ کرے جو شیر خدا ہو وہ بھلا کس سے ڈرے اگر خلافت
غیر حق ہوتی اور حضرت علی کو اوسکا لینا منظور ہوتا تو کوئی ہرگز مقابلہ نہ کر سکتا
رافضی کی یہان عقل باطل ہو گئی وہ حکمت سے اللہ تعالے کے غافل ہے
نہین جانتا کہ جسطرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اسیطرح
جناب ولایت مآب پر خلافت ختم ہوئی خلافت ہر ایک خلیفہ کی اجماع امت سے
ثابت ہوئی ہے جب سارے اصحابوں نے جمع ہو کر بیعت کی تب خلیفوں نے
خلافت کی اجماع امت دلیل قطعی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
یہ امت میری جو خیر الامم ہے ہرگز ضلالت پر اور گمراہی پر جمع نہوگی افضلیت سے

یہان مراد اللہ تعالے کے پاس ثواب ہے اونھون نے جو دین مین جدوکد زیادہ
کی ہے اونکا ثواب بھی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا ظاہر تو یہ ہے پھر آیندہ اللہ تعالے
کریم ہے اور مالک ہے اوسپر یہ کوئی چیز واجب نہین ہے چاہے تو بڑی چیز کو چھوٹی
کردے اور اوسکا ثواب کم کردے اور چاہے تو چھوٹی چیز کو بڑا کردے اور اوسکا
ثواب زیادہ کردے **اَلْبَاقِیْ مِنْ عَشَرَۃٍ مُبَشَّرَۃٍ** باقی عشرہ مبشرہ مین جو چھہ ہین
وہ انکے بعد افضل ہین عشرہ مبشرہ اونھین کہتے ہین کہ وس اصحابون کو آپنے
بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی قطعی ہین یعنے اونمین سے چار کا بیان
ہوا باقی چھہ رہے نام اونکا **ابو عبیدہ** ابن الجراح **سعید** ابن **سعد** ابن ابی
وقاص **عبد الرحمٰن** ابن عوف **زبیر** ابن عوام **طلحہ** ابن زبیر اور چار خلیفہ ان دسون
کے حق مین آپنے بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی یقینی ہین اور اور بھی انکے سوا کے
ہین کہ انکے واسطے بشارت دی ہے لیکن یہ آپ کے اقربا ہین اور ایک حدیث
مین انکا نام آیا ہے اسواسطے عشرہ مبشرہ مشہور ہوے ہین **فَاَہْلُ بَدْرٍ** بعد
اِن عشرہ مبشرہ کے اہل بدر فاضل ہین تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب بدر کے تھے اون سب
کے حق مین ارشاد ہوا ہے کہ یہ بہشتی ہین بدر ایک گاؤنکا نام ہے مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے درمیان پہلے لڑائی اسلام مین وہان ہوئی ہے وہ جو لوگ حضرت
کے ہمرکاب اوس لڑائی مین تھے اونھین اہل بدر کہتے ہین اونکا اللہ تعالے
کے نزدیک بڑا رتبہ ہے تین سو تیرہ (۳۱۳) یہ لوگ تھے اور کفار قریش کے ہزار سے
کچھہ کم تھے ابوجہل اونکا سردار تھا لڑائی بہت سخت ہوئی مسلمانون نے بڑی جان بازی
کی کافرون کو ہزیمت ہوئی ابوجہل مارا گیا اور بہت سے کافر مارے گئے اور بہت سے
لوٹے گئے بہت سے قید ہوے وہ جو قیدی ہوے تھے وہ کچھہ کچھہ اپنی طرف سے
فدیہ دیکر چھوٹے **فَاَہْلُ اُحُدٍ** بعد اہل بدر کے اہل احد افضل ہین انکے واسطے
بھی بہشت کی بشارت ہے مدینہ شریف سے دو کوس کم و بیش ایک پہاڑ ہے اوسکا
نام احد ہے وہان ابوسفیان کافرون کی فوج کا سردار ہوکر آیا تھا بڑی سخت لڑائی

ہوئی مسلمانون پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اوس معرکے مین شہید ہوا اور بہتر مسلمان درجۂ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوئے فاہل بیعت الرضوان
بعد اونکے اہل بیعت الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ ادا کرنیکو تشریف لے گیے
مکہ مین داخل ہونیکو کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بھیجا کہ جا کر سوال جواب کرین اتنے مین
خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو کافرون نے مار لیا ساتھ کے لوگون کو بلا کر ایک ہی لڑائی کے واسطے
بیعت کی سب نے دل و جان سے قبول کیا پھر اتنے مین حضرت عثمان زندہ آئے صلاح ہو گئی

الفاطمۃ سیدۃ النساء والحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ

حضرت خاتون قیامت فاطمہ زہرہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا سب
جنتی بی بیون کی سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبرے
رضی اللہ عنہا محل خاص حضرت کی یہ سب عورتون سے افضل ہین سوم مادر عیسیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل ہین کہ ان سب کے باب مین بشارت
بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ان سب سے بلکہ سارے عالم کی
عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت عائشہ کا حضرت فاطمہ پر
اسواسطے ہے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگی اور فاطمہ
حضرت علی کے پاس اور مکان حضرت علی کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کم
مرتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علی اور حسن
اور حسین ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ
افضل ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ سبب نسا تھین حضرت کے نزدیک
بعد اونکے عائشہ تھین پس فضیلت بھی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت امام
حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین کہ حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ کسیکا

حاشیہ
اوسی بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین چنانچہ قرآن شریف سورہ فتح مین اسکا بیان ہوا ہے ۱۲ منہ

نہین جتنے جنت کے جوان ہونگے ان سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور پاکی
جوہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت او مقرر ہے [illegible] کسیکو نہین سب جگر پارۂ
رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے مقبول ہین یہ سب سے افضل ہین اور
سب مفضول ہین **وَالْخِلَافَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ بَعْدَہَا مُلْكٌ وَ اِمَارَةٌ** بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
تیس برس تلک خلافت کا حکم تھا آگے اوسکے [illegible] داری ہے اور بادشاہی ہے جب
جناب خاتم الخلفا حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چھ مہینے تیس برس
مین باقی تھے وہ حضرت امام حسن مجتبے رضی اللہ تعالے عنہ نے پورے کیے اور
امیر معاویہ سے صلاح کرکے اسی واسطے وہ امر سونپ دیا کہ آگے خلافت نبوی
نہین ہے بادشاہت ہے سو منظور نہین خلافت اس خاندان عالی شان پہ تمام
ہوئی **وَ يَكُفُّ ذِكْرَ الصَّحَابَةِ اِلَّا بِالْخَيْرِ** طریق اہل سنت جماعت کا یہ ہے
کہ ذکر اصحابون کا سوا ے خیر کے نکرین جتنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ہین اونکی خدمت مین ادب ہی سے رہا چاہیے اونین سے کسو سے جو کچھ امر ایسا
کہ اونکے لائق نہ تھا بسبب بشریت کے ہو گیا اوسے سنا نہ سنا جانا چاہیے اور دھر آنا کا
دیکر نظر حضرت کی صحبت پہ رکھا چاہیے یہ ایک ایسا امر عظیم اونکے نصیب ہوا ہے
کہ اوسکے آگے سب باتین ناچیز ہین صحبت پیغمبر کی سارے [illegible] عیب کے واسطے اکسیر
اعظم ہے اونکی شان مین آیاتین قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سی وارد
ہوئین ہین صحبت تو اونکی آپکے ساتھ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہین
ایسا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابون کی میری
ایذا ہے اور میری ایذا خداے عزوجل کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب میرے
مانند ستارون کے ہین اونمین سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس
یہان سے معلوم ہو کہ امیر معاویہ اور اونکے سواے جو جو اصحاب ہین کہ اون سے
کچھ قصور ہو گیا ہے طعن اور لعن اون پہ نکرین کہ یہ فعل بدخیالی خطر لیے نہین ہے

خدا جانے کیا کیا ہوا ہے اپنی رائے کو اور عقل کو یہان دخل نہ دیا چاہیئے جو اگلے بزرگ
راہ باندھ گئے ہین اوسی پر چلا چاہیئے کہ سلامتی اوسی مین ہے کہ اگلے ہم سے زیادہ
عاقل اور عالم اور صاحب احتیاط تھے اونھین کی پیروی کرنا خوب ہے اور لعنت
تو کافر پر بھی نہین چاہیئے کسواسطے کہ احوال اوسکے خاتمہ کا معلوم نہین اور جو خدا تعالیٰ
اوسے ایمان ہی نصیب کرے تو وہ لعنت پھر کر لعنت کرنیوالے پر آوے ہان مگر جس وقت
کفر کے حال پر مر گیا ہو پھر تو البتہ اوس پر لعنت ہے یزید کی لعنت مین اختلاف ہے بعضے
کہتے ہین نہ کیا چاہیئے بعضے کہتے ہین درست ہے بعضے اس جا خاموش ہین بعضے سلف نے
لعنت اوس پر کی ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے لعنت اوسکے حق مین
آئی ہے کسواسطے کہ وہ حلال جاننے والا تھا حرام کا خمر زنا وغیرہ سب کچھ بے پروایانہ
کرتا تھا حلال جانتا تھا اور سوائے اسکے لوگ جو کہتے ہین کہ قتل امام حسین کا
گناہ کبیرہ ہے کافر نہین ہوتا ہے اوسکا یون جواب دیا چاہیے کہ ایذا اور اہانت
اہل بیت کی ایذا اور اہانت پیغمبر کی ہے اور ایذا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی کفر ہے سوائے اسکے جو جو کام اوس بے سعادت نے کیے ہین
وہ کافر ہی کو بن آتے کیے تھے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نے تفسیر مین
لکھا ہے کہ اگلے بنی اسرائیل جو قتل نبیون کا کرتے تھے تو اونکے نزدیک
دعوی نبیون کا ثابت نہ تھا اور اس کم بخت نے جو قتل اہل بیت کا دیدہ و دانستہ
کیا کہ خاندان نبوت سے واقف تھا اور یہہ جو کہتے ہین کہ حضرت امام حسین سید الشہداء
علیہ السلام کے قتل کا اوسنے حکم نہ کیا تھا وہ اس بات سے راضی نہ تھا بعد اس
فعل کے اوسے ندامت ہوئی یہ بھی غلط ہے کسواسطے عداوت اہل بیت نبوی کی
اور خوشی ہونا اوسکا اس قتل اور اہانت سے بخوبی ثابت ہوا ہے انکار اوسکا بیجا ہے
بعضے کہتے ہین کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین شاید کہ بعد اس کفر
او معصیت کے توبہ کی ہو تو گنجایش رکھتا ہے اوسکا ظاہر اسباب ایسا ہے کہ بعد
قتل امام حسین کے مدینہ شریف پر لشکر بھیجا کہ وہان قتل اور غارت صحابہ کا اور

تابعین کا کرین پھر مکہ معظمہ پر فوج تعین کی تا عبد اللہ ابن زبیر کو مارین منجنیقین لگائی
گئین کہ اسی حال مین مر گیا آیندہ خدا جانے کہ دانا تر ہے ظاہر تو توبہ کا امکان نہین
خداے تعالے و تقدس ہمین اور ہمارے دوستون کو بلکہ سارے مسلمانون کو
اوسکی دوستی سے بچاوے اور زمرۂ اہل بیت مین بلکہ اونکے خادمون مین محشور کرے
بمنہ وکمال کرمہ آمین رب العالمین جاننا چاہیے کہ لعنت کا لفظ اچھا نہین ہے اور
بری بات کا زبان پر لانا ارباب سعادت کے نزدیک حسن نہین رکھتا اسواسطے اگر اپنی
زبان کو بری لفظ سے آلودہ نکرین تو بہتر ہے اور اوس سے کچھ فائدہ دینی بھی
حاصل نہین وَالْمُجْتَهِدُ یُخْطِئُ وَیُصِیْبُ مجتہد کبھی مسئلہ مین چوک بھی جاتا ہے
اور کبھی راستی کو پہونچتا ہے اگر مسئلہ اوسکا موافق سچ ہے تو اوسے دوہرہ ثواب ہے
اور اگر مسئلہ مین اوسکے خطا ہے تو اوسے ایکہرہ ثواب ہے کسواسطے کہ نیت اوسکی
بخیر ہے وَلَا نُکَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَہْلِ الْقِبْلَةِ اصل مذہب یہ ہے کہ جو کوئی
اہل قبلہ ہے یعنے نماز قبلہ کیطرف کرتا ہے اور دلیل کتاب سے اور سنت سے
لیتا ہے اور کلمہ شہادت پڑھتا ہے اوسے کافر نہ کہنا چاہیے اور اوسکے واسطے دوزخ
دائمی مقرر نہ کیا چاہیے اگرچہ کوئی کوئی بات اوسکی ایسی ہو کہ اوس سے نسبت کفر کی ہوتی ہو
جب تلک توجیہ ہو سکے تب تلک تکفیر نکیا چاہیے جب بالکل کفر ثابت بے شبہہ
ہو جائے تب ناچاری ہے اپنے حتی المقدور مسلمانون مین اصلاح کرنی چاہیے
اور فساد دور کیا چاہیے کہ بنیاد اسلام کی سست نہو جائے کوئی اگر کسیکو کافر کہے
یا لعنت کرے اگر وہ شخص فی الحقیقت کافر ہے یا لعنت کے قابل ہے تو اوسپر
ہو گی اور اگر وہ ان چیزون کے قابل نہین ہے تو یہ کافر ہو گیا اور لعنت بھی اسپر آئی

وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ وَعَامَّةُ الْبَشَرِ مِنْ عَامَّةِ الْمَلَائِكَةِ
وَرُسُلُ الْمَلَائِكَةِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الْبَشَرِ انبیا اور رسول خواص بشر ہین افضل
ہین ملائکہ مقربہ سے اور اولیا اور اتقیا عامہ بشر ہین وہ افضل ہین عام فرشتون سے
اور عام ملائکہ جو ہین وہ افضل ہین باقی مومنون سے اور ملائکہ مقرب جو ہین وہ

افضل ہین عام بشر سے یعنے اولیا اور اتقیا سے **وکرامات الاولیاء حق** اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیا کی حق ہے دوست حق کا نام ولی ہے نشانی دوست خدا سے کی وہ ہے کہ زہد اور تقوے اختیار کرے اور یاد مین حق تعالی کے ہمیشہ مشغول رہے طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نکرے بدعت اور معاصی سے پرہیز رکھے اعتماد اوسکا سب بطرف خدا کے کریم کے ہو ماسوا اللہ سے بالکل قطع کیا ہو امید کسیطرح کی کسی سے سوا خدا کے نرکھے اور ڈر بھی بغیر اوسکے قہر کے کسیکا نمانے عشق اور محبت اوسکی ظاہر اور باطن مین سرایت کر گئی ہو ایسے شخص سے جو کچھ فعل صادر ہو وہ کرامات ہے اور جو کوئی اس کے خلاف ہو اوسکا دعوے باطل ہے اور وہ مردود ہے خرق عادت کی چار صورتین ہین خرق عادۃ اوسکو کہتے ہین کہ خلاف معمول کے چیز ظاہر ہو جیسے کلام کرنا درخت اور جانورون کا اور موجود ہونا میوہ کا بے ہنگام جیسے بی بی مریم کے واسطے ہوا تھا جو یہ طرح پیغمبر کے ہاتھ سے ہو جیسے پیغمبر کے ساتھ ہوا ہے اوسکا نام معجزہ ہے اور جو ولی سے ظاہر ہو اوسے کرامات کہتے ہین جو کسی مومن صالح کے ہاتھ سے ظاہر ہو وہ معونت کہی جاتی ہے اگر کافر یا فاسق کے ہاتھ سے ظاہر ہو وہ استدراج اور مکر کہلاتا ہے کہ اوس شخص کے ساتھ اللہ تعالے نے مکر کیا ہے تا وہ مغرور ہو اور اسیطرح ضلالت مین اور گمراہی مین چلا جائے **ولا تبلغ الولی درجۃ النبی** ولی کیسا ہی کامل مکمل ہو کسی نبی کے درجے کو نہین پہونچنے کا نبیون کو خاتمے کا ڈر نہین اور ولی کو خاتمے کا ڈر ہے نبی معصوم ہین اون سے کبھی کسیطرح کا گناہ صادر نہین ہوتا ولی محفوظ ہین انھین اللہ تعالے گناہون سے بچاتا ہے کبھی شاید ہو بھی جاوے تو اللہ تعالے اون سے درگذر تا ہے جو کوئی اسکے خلاف اعتقاد کرے وہ کافر ہے **لا یصل العبد الی حیث یسقط عنہ الامر والنہی** کوئی بندہ ایسے مقام کو نہین پہونچتا کہ اوس سے امر ونہی اوٹھ جاوے اور تکلیف شرع کی اوسپر نرہے حلال حرام اوسکے واسطے سب برابر

ہووے نماز روزے کا محتاج نہو جو چاہے سو کام کرے ہان مگر جو کوئی بے عقل ہو
اوسپر قلم جاری نہین ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین شخصون سے قلم
اوٹھا لیا گیا ہے یعنے اونکے عمل فرشتے نہین لکھتے ایک تو بچہ یعنے نابالغ ایک سوتا ہوا
ایک بے عقل جب تلک شعور باقی ہے جب تلک تکلیف شرع کی باقی ہے جو کوئی
شرع کی تکلیف اوٹھانے کا اعتقاد نکرے وہ کافر ہے اور گمراہ ہے وَالنُّصُوصُ
يُحْمَلُ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا قرآن شریف کے معنی ظاہری ہی پر اعتماد ہے نماز روزہ
اور امر ونہی ظاہر قرآن شریف سے نکالا گیا ہے وَالْعُدُولُ عَنْهَا اِلٰی مَعَانٍ
يَدَّعِيْهَا اَهْلُ الْبَاطِلِ اِلْحَادٌ قرآن شریف کے ظاہری معنون سے پھرنا اون چیزون
کی طرف کہ اہل باطل دعوی کرتے ہین الحاد ہے باطلیہ وہ فرقہ ہے کہ کہتے ہین قرآن شریف
کے ظاہر معنے مراد نہین معنی اوسکے بالکل پوشیدہ ہین کسیکو اوسکے معنون پر
اطلاع نہین مگر جو امام معصوم ہوا وسے قرآن شریف کے معنی معلوم ہوتے ہین
اللہ تعالے اپنی ذات مبارک سے بلاواسطہ تعلیم فرماتا ہے یہ مذہب
بالکل باطل ہے عقلمند کو چاہیے کہ اسمین غور کرے کسواسطے کہ اگر قرآن شریف
کے معنی سمجھ مین نہ آتے تو دین اور ایمان کفر اور عصیان خدا اور رسول کیونکر
پہچانا جاتا احکام شرع کے کیونکر جاری ہوتے مگر قرآن شریف کی یہ کرامات ہے
یعنے بعضے جاے معنی ظاہر بھی ہین اور رمزین اور اشارے بھی ہین وَفِیْ دُعَاءِ
الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ دعاءین اور صدقے مین فائدہ
مقرر ہے زندون کے واسطے بھی اور مردون کے واسطے بھی کوئی اپنے واسطے
یا دوسرے کے واسطے صدقہ دے یا دعا کرے پھر وہ دوسرا زندہ ہو یا مردہ ہو
فائدہ کرتا ہے صدقہ قہر کو اللہ تعالے کے ٹھنڈا کرتا ہے اور دعا بلا کو دور کرتی ہے
زندون کی حاجتین اوس سے نکلتین ہین مردون کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے
اگر وہ عذاب کے لایق نہین ہین تو اون کے درجے زیادہ ہوتے ہین جو چیز اللہ
کریم کے نام سے فقیر محتاج کو دیجاے اوسے صدقہ کہتے ہین یہ صدقہ نہین ہے کہ کچھ

اناج وغیرہ اگر چہ تھوڑا سا ہے دین رکھتے ہین یا تیل تھوڑا ڈال دیتے ہین یا سمجھتے ہین کہ کچھ دیتے ہین بلکہ
جو چیز نقدیا جنس اچھے کسب حلال سے پیدا کی اپنے دل کی دوست ہیوے اوسے
اللہ تعالے کے نام سے کسی زاہد عابد متقی پرہیزگار محتاج کو خالص نیت سے
دیوے یہی اوسکا نام صدقہ ہے جناب الٰہی مین مقبول ہے اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مُجِیْبُ
الدَّعْوَاتِ وَقَاضِیُ الْحَاجَاتِ جانو تم حق تعالے قبول کرنے والا دعاؤن
کا اور بھانے والا حاجتون کا خدا ہے تعالے دعا سب کی قبول کرتا ہے اور حاجت
روا کرتا ہے لیکن دعا مین عاجزی اور صدق نیت اور حضور دل ضرور ہے
اسطرح سے دعا ہو تو قبول ہو جو کوئی کہتا ہے کہ ہمنے بہت دعائین کین کچھ بھی نہین
ہوتا اوسکی دعا کبھی قبول نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
دعا عبادت کا مغز ہے دعا سے بلا دفع ہوتی ہے بندہ کی سلامتی ہوتی ہے جو کوئی
دعا نہین کرتا اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے دعا حق سبحانہ تعالے کے نزدیک
محبوب اور مرغوب ہے اگر ظاہر دعا قبول نہو تو اوس مین کچھ حکمت اللہ تعالے کی
ہوگی جو یہان قبول نہو تو وہان یعنے آخرت مین اسکے واسطے ذخیرہ ہوگا بعضے
وقت ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخص دعا کسی چیز کے واسطے کرتا ہے وہ اوسکے حق مین
اچھی نہین ہوتی تو اوسکی بدلے اور اچھا کام ہو جاتا ہے یا کسی طرح کی برائی اوس سے
دفع ہو جاتی ہے غرض کہ کسیطرح ضائع نہین جاتی جو اسکے حق مین بہتر ہوتا ہے وہ اللہ
تعالے اپنے کرم سے کر دیتا ہے اسے اپنا بھلا برا معلوم نہین ہوتا

وَیَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ سنیون کا مذہب ہے
کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے جائز ہے پھر وہ نیک ہو یا بد ہو مگر نماز کے احکام
ارکان ادا کرتا ہو اگر امام صالح ہو تو بہت ہی بہتر ہے اور عالم ہو تو اوسکے پیچھے
نماز پڑھنا ایسا ہے گویا نبی کے پیچھے پڑھی جماعت کی جو تاکید بہت ہے
اسواسطے انتظار صالح کا ضرور نہین کہ اگر شخص صالح موجود نہو تو نماز نہ پڑھے
جو مسلمان نماز پڑھے اوسکے پیچھے پڑھ لینی چاہیے لیکن عقاید اوس کا

سنیوں کے بموجب چاہیے اور طہارت کامل چاہیے اور ادائے احکام ارکان کرے پس امامت اوسکی درست ہے **وَنَرَی الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ** اعتقاد کرتے ہین ہم مسح موزی کا سفر مین اور حضر مین سنیون کے یہان یہ مسئلہ عقائد مین سے ہے کہ مسح موزی کا مقیم کو اور مسافر کو جائز ہے جو کوئی اسکا انکار کرے وہ بدعتی ہے **فَاسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَةِ صَغِیْرَةً کَانَتْ اَوْ کَبِیْرَةً وَاسْتِخْفَافُهَا کُفْرٌ** حلال جاننا گناہ کو پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ہلکا سمجھنا اوسکو کفر گناہ ہرچند چھوٹا ہو اوسے چھوٹا اور ہلکا نہ جاننا چاہیے کسواسطے کہ عظمت اللہ تعالے کی دیکھا چاہیے کہ وہ کیسا بزرگ ہے جسکا گناہ کرتے ہین **وَالْاِسْتِهْزَاءُ عَلَی الشَّرِیْعَةِ وَالْاِسْتِهَانَةُ بِهَا کُفْرٌ وَالْهَزْلُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ وَتَصْدِیْقُ الْکَاهِنِ بِمَا یُخْبِرُ بِهٖ عَنِ الْغَیْبِ کُفْرٌ وَالْیَأْسُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی کُفْرٌ وَالْاَمْنُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ کُفْرٌ** ٹھٹھا کرنا اور اہانت کرنا شریعت کا کفر ہے ہنستے ہنستے نقل کرنا کفر کی کفر ہے سچا جاننا کاہن کو کہ خبر غیب کی دیتا ہے کفر ہے خبر غیب کی اللہ تعالے ہی کا خاصہ ہے مگر وہ جسکو اپنے کرم وفضل سے الہام کرے اور آگاہی دیوے ناامید ہونا اللہ تعالے کی رحمت سے کفر ہے یعنے ایسا سمجھنا کہ میرے گناہ ایسے ہین کہ اللہ تعالے ہرگز نہین درگذر کریگا یا فلانا کام اللہ تعالے ہرگز نہین کرنے کا امن مین ہونا اللہ تعالے کے عذاب سے کفر ہے یعنے ایسا سمجھنا کہ عذاب بالکل کچھ چیز ہی نہین ہمنے کلمہ جو پڑھ لیا ہے بس اب کوئی گناہ ہمین مضر نہین ہے اللہ تعالے ہرگز عذاب نہین کریگا **وَالْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ** ایمان درمیان مین خوف اور رجا کے ہے ڈر اللہ تعالے کا ہر حال مین چاہیے یہان تلک کہ اگر بالفرض سنے کہ دوزخ مین ایک ہی شخص جائیگا تو ڈرے کہ مبادا وہ شخص مین ہی ہون ہمیشہ اپنے رب سے پناہ مانگتا رہے اور امید ایسی رکھے اگر سنے ساری خلق مین ایک شخص بہشتی ہوگا تو امیدوار رہے اللہ تعالے کی امید سے کہ شاید وہ شخص مین ہی ہون امیدوار

اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سمجھو اللہ کو سخت عذاب کرنے والا اور سمجھو اوسے غفور بخشنے والا گناہون کا اور رحیم رحمت کرنے والا بندون پر اللّٰھم صلی علی محمد و آلہ بقدر حسنہ و کمالہ

بسم اللّٰہ

رسالہ سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان عربی اسس رسالہ ہندی مین اسواسطے لکھی گئی تا اصل کتاب کی سند ہووے پہ لفظ ہندی اوسکے تابع ہون اور وہ متبوع ہو پھر اوس عربی کا آخر رسالہ مین ترجمہ کیا جاتا ہے تا خلاصہ تمام رسالہ کا بواقعی سہل معلوم ہو اور اگر خدا تیعالے توفیق دے کہ ان تھوڑے سے حرفون کو یاد کرلین تو نہایت مفید ہون مقدمے اپنے دین اسلام کے سب زبان پر مین شروع کرتا ہون ساتھہ نام خدا کے مہربان بخشنے والے کے حقیقتین چیزون کی اپنے ذات مین ثابت ہین نرا وہم و خیال نہین ہے عالم نیا پیدا ہوا ہے اور وہ پھر ناپید ہونے والا ہے پیدا کرنے والا اوسکا خدا ہے اور وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا اور وہ خدا آپ سے آپ ہے اور ایک ہے جیتا ہے اور جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے اور اپنی چاہت سے کام کرنے والا ہے نہ کسیکے زور سے اور نہ ناچاری سے بولنے والا ہے اور سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے اور جو کچھہ اوسے کمالات ہین ہمیشہ سے ہین کوئی چیز اوسکی ذات مین نئی پیدا نہین وہ تن نہین ہے صفتین تن کی نہین رکھتا صورت نہین رکھتا حد اور نہایت نہین رکھتا اوپر اور نیچے پیچھے اور آگے سیدھے اور الٹے طرف نہین ہے جگہ نہین رکھتا رات اور دن برس اور مہینہ اوسپر نہین گذرتا اور کوئی چیز اوسکے مانند نہین ہے اوسکے کامون مین مخالف کوئی نہین ہے اوسکا کوئی مددگار نہین وہ اپنے غیر کے ساتھہ ایک نہین ہوتا اور غیر کے بیچ مین نہین آتا ساری بزرگیان اوسکی آپ ہی ہین ہر نالائق چیز سے وہ پاک ہے کل قیامت کو دوزخ اپنا مومنون کو دکھلاویگا پیدا کرنے والا سب چیزونکا وہی ہے اور جاننے والا سب کا ہی جو چاہے سو کرے کچھ چیز

اوسپر لازم نہین ہے کسی کام مین اوسے غرض نہین کوئی سوا اوسکے حاکم نہین نیک وہ چیز ہے کہ شرع نے اوسکا حکم کیا ہے اور بد وہ ہے کہ شرع نے جس سے منع کیا ہے عقل کو اوسمین دخل نہین پروردگار عالم کے فرشتے ہین دو دو بازو والے اور تین تین بازو والے چار چار بازو والے اون فرشتون مین ہر ایک کا مقام بندھا ہوا ہے وہ وہین موجود ہین جو کچھ کہ وہ حکم کرے بجالاوین نافرمانی نہین کرسکتے قوت اونکا طاعت ہے اور غذا اونکی تسبیح ہے مردی سے اور زنی سے پاک ہین کھانا پینا اونہین نہین ہے اونہین سے چار بڑے فرشتے ہین جبرئیل پیغمبرون پر وحی لانے والے ہین میکائیل کو خدمت روزی کی ہے اسرافیل کو صور پھونکنے کی خدمت ہے عزرائیل روحین لینے کے واسطے مقرر ہین اور اوس پروردگار کی کتابین ہین اوتارا ہے اونکو اپنے رسولون پر اونمین سے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان بڑی کتابین ہین پھر اون چارون مین فرقان افضل ہے نام اللہ تعالے کے زبان شرع پر موقوف ہین اوسے سواے اون نامون کے جو شرع مین آئے ہین نہ یاد کیا چاہیے اور وہ پیدا کرنے والا ہے بندون کے فعلون کا جیسے کفر اور معصیت ساتھ ارادے اور قدرت اور اندازے اوسکے کے ہین اونہین راضی وہ اوس کفر اور معصیت سے بندون کے فعل اونکے ارادے سے اور اختیار سے ہوتے ہین اوسی پر وہ ثواب پاتے ہین اور عذاب کیے جاتے ہین اللہ تعالے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے راہ پر لیجاتا ہے عذاب قبر کا کافرون کو اور فاسقون کو اور نعمت اور راحت فرمان بردارون کو اور نیک کام کرنے والون کو اور سوال منکر نکیر کا حق ہے قبر مین سے دوسرے بار زندہ کرنا حق ہے جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر قیامت کے دن کی دی حق ہے تولنا بندون کے فعلون کا تا نیکی بدی معلوم ہوجاوے حق ہے پوچھنا اللہ تعالے کا بندون سے کہ دنیا مین کیا کیا حق ہے لکھنا بندون کا اعمال نامہ کہ اوسمین نیکی بدی بندون کی ثابت ہے اور دینا اوسکا مومنون کو سیدھے ہاتھہ مین اور کافرون کو بائین ہاتھہ مین

حق ہے اور حوض کوثر کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن دیا جائیگا
حق ہے پل صراط کہ فرداے قیامت دوزخ کے اوپر رکھین گے اور سب خلق اوسپر سے
گذریگی حق ہے شفاعت یعنے سفارش انبیاؤن کی اور اولیاؤن کی پروردگار سے
حق ہے بہشت اور دوزخ آج کے دن موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہین گے فانی نہونگے
بہشتی اور دوزخی ہمیشہ رہین گے ایمان کیا ہے پیغمبر کو سچا جاننا دل سے اور گواہی
دینا اوسکی سچھکے زبان سے اور وہ ایمان کم زیادہ نہین ہوتا ایمان اور اسلام ایک ہی
ہے ہین مومن ہون انشاء اللہ تعالے شک کی راہ سے نکہاگیا ہے اگر خوف سے
خاتمہ کے کہین تو درست ہے ایمان یاس کا مقبول نہین ایمان یاس اوسے کہتے
ہین کہ موت کے وقت عالم غیب کو دیکہکر ایمان لاوے گناہ کبیرہ مومن کو اصل
ایمان سے نہین نکالتا گناہگار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہین گے اگرچہ بغیر توبہ کے اس
عالم سے گئے ہون اللہ تعالے کفر کو بندون سے نہین بخشیگا باقی اوسکی چاہت سے
جسے چاہے بخشے جسے چاہے گرفتار کرے اگر چاہے تو چہوٹے گناہ پہ بہی گرفتار کرے
اور عذاب دے اللہ تعالے نے پیغمبر بہیجے آدمیون کی طرف آفرین
اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ظاہر کرنے والے سب
امور دنیا کے ضرور کامون کو اور معجزے اونکے ہاتہون پہ پیدا کئے تا اونکے
دعوی کی دلیل ہووے پہلے سب پیغمبرون کے آدم ہین اور آخر محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم نبیون کی گنتی مقرر نکیا چاہیے پیغمبر جہوٹہہ نہین بولتے گناہ
نہین کرتے اور اپنے کام سے یعنے نبوت سے موقوف نہین ہوتے سب پیغمبرون سے
افضل اور بہتر محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سارے عالم کے پیغمبر ہین معراج اونکے
جاگتے ہین بدنکے ساتہہ آسمان کے اوپر جہان تلک اللہ تعالے نے چاہا حق ہے یعنے شریعت
اونکی سب شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینون کا اوٹہانے والا
ہے امت اونکی سب امتون سے بہتر ہے اور اصحاب اونکے ساری امت سے
بہتر ہین اور چار یار اونکے سب اصحابون سے بہتر ہین اور افضل ہین افضلیت سے مراد

بہت سا ثواب ہے اونکے بعد باقی عشرہ مبشرہ افضل ہین اونکے بعد بدر والے
اونکے پیچھے اُحد والے اونکے بعد بیعت الرضوان والے افضل ہین حضرت فاطمہ
زہرہ رضی اللہ عنہا سب عورتون سے بہتر ہین حضرت امام حسن امام حسین علیہما
السلام افضل ہین بہشت کے جوانون سے سید اور سردار ہین پہلے خلیفہ ابی بکر
صدیق دوسرے عمر فاروق تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم چوتھے جناب
ولایت مآب علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ ہین خلافت بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
تیس برس ہے اوسکے بعد بادشاہی اور امیری ہے پیغمبر کے اصحابون کو سواے نیکی کے
یاد نکیا چاہیے اگرچہ اون سے کوئی کام خلاف ظاہر ہوا ہو مجتہد کبھی فکر مین اور نظر مین چوک
بھی جاتا ہے وہ اوسمین معذور ہے اوسکو ثواب ملتا ہے مجتہد وہ ہے کہ قرآن مین
اور حدیث مین فکر کرکے معنے اوسکے نکالکر حکم کرتا ہے جو جو مسلمانون کے
قبلے کی طرف نماز کرتے ہین اونھین کافر نہ کہنا چاہیے اور خاص کرکے کسیکو لعنت
نکرنا چاہیے خاص انسان فاضل ہین خاص فرشتون سے اور عام انسان فاضل ہین
عام فرشتون سے مراد خاص انسان سے انبیا ہین اور عام سے اولیا اور پرہیزگار ہین کرامات
اولیا کی حق ہے کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور کوئی بندہ ایسے مرتبہ کو نہین
پہونچتا کہ احکام شرع کے اوس سے اوٹھ جاوین قرآن شریف کے ظاہر عبارت کے
ظاہری معنے ہین اگر کہین ضرورت کے واسطے مراد بھی ہون تو یون قول فرقہ باطنیہ کا
کہ وہ کہتے ہین قرآن کے ظاہر معنی مراد نہین ہین اوسکے معنے سواے خدا کے کسیکو معلوم
نہین کفر ہے دعا سے زندونکے مردونکو اور صدقہ دینے سے اونکے اونکو فائدہ
ہوتا ہے قبول ہونا دعا کا حق ہے پیچھے ہر مسلمان کے اگرچہ وہ صالح نہو نماز درست ہے
مسح موزی کا سفر مین اور بیٹھی جگہ مین اعتقاد چاہیے کرنا حرام کو حلال جاننا حلال کو
حرام کفر ہے حلال جاننا گناہ کا اور چھوٹا سمجھنا اوسکا پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کفر ہے
ٹھٹھہ کرنا شریعت کا اور اہانت کرنا اوسکا کفر ہے نقل کفر کی اور پہننے جیسے کام کفر
کے کرنا کفر ہے مست اور دیوانہ بے ہوشی کی حالت مین جو کہے اوسکا اعتبار نہین

کافر ہووے سچا جاننا نجومیون کا اور سب غیب کی خبر دینے والون کا کفر ہے نا امید ہونا رحمت سے اللہ تعالے کے کفر ہے اور امن مین ہونا اوسکے مکر سے کفر ہے سلامتی ایمان کی درمیان مین ڈر کے اور امید کے ہے جانو اللہ تعالے کو سخت عذاب کرنیوالا اور بخشنے والا اور رحم کرنیوالا

خاتمہ ریختۂ قلم محمد انوار حسین تسلیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا را منت و سپاس افزون از قیاس کہ کتاب مستطاب فیض نصاب افادت انتساب ممتنع الجواب سراپا انتخاب مقبول طبع شیخ و شاب ریختۂ قلم اعجاز رقم آئینہ حقیقت نماے معقول و منقول آبیار بوستان فروع و اصول وحید عصر سعید زمان محمد امیر علی سلمہ الرحمن عالم بے بدل شاعر بے نظیر متخلص بامیر بحکم محکم منشی عطارد نظیر خورشید ضمیر ماہتاب فلک نکوئی فلک الافلاک و نجوئی مربی گم خوار ہنروران و مہر کاملان روزگار منشی نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار کہ صیت نوالش دامن اکناف عالم فرا گرفتہ و آوازۂ ہمت عالیش تا بسوی آسمان رفتہ در مطبع معروف و مشہور واقع شہر کانپور باہتمام تمام لالہ بشیشر دیال صاحب سلمہ الواہب و بماہ مارچ سنہ ۱۸۸۱ عیسوی طبع گردید و باعث شگفتگی طبع گردید

تمت